دردِ تنہائی

اصغر میر پوری

☆......نام کتاب : دردِ تنہائی

☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : جون 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

میرے دوست عمران اور

کامران کے نام

پیش لفظ

میں سمجھتا ہوں میرے مولا کا خاص کرم ہے مجھ پر جو اُس نے مجھ جیسے ادنیٰ انسان کو اتنی ہمت دی کہ اپنا پانچواں شعری مجموعہ مکمل کر لیا ہے۔اس بات میں میری کوئی بہادری نہیں یہ میرے اللہ کی عطا ہے۔ وہ جب چاہے انسان کو کوئی ایسی نعمت بخشے کے عام انسان بھی اپنی صلاحیت سے زیادہ کام کر جائے میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کہ میرے مولا نے مجھے اتنی ہمت دی کہ میں سوچ نہیں سکتا تھا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ساتھ اس میں میرے دشمنوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے جنہوں نے قدم قدم پر میری حوصلہ شکنی کی ورنہ میں کچھ نہ کر سکتا تھا۔

زندگی کے اِس مختصر سے سفر میں یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ جب تک کسی کام میں آپ کی مخالفت نہیں ہوتی تب تک آپ کچھ کر نہیں سکتے میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا کہ اتنے زیادہ دشمن ہو گئے کہ پورے دو سال میں کچھ لکھ ہی نہیں سکا۔ دشمنوں نے مجھے احساسِ کمتری میں مبتلا کرنا چاہا کہ تم شاعری نہیں کر سکتے یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔ میرے خلاف ایک قسم کا محاذ بن گیا ہر ریڈیو ٹی وی پہ میری مخالفت ہونے لگی تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا پھر کچھ کرم فرماؤں نے یہ مشورہ دیا کہ کچھ نہ لکھ کر تم تو ہار مان رہے ہو کہ واقعی میں کچھ نہیں کر سکتا تو پھر میں نے دوبارہ لکھنا شروع کیا تو پھر پلٹ کر نہیں دیکھا کہ دشمن کیا کہتے ہیں پھر مجھ میں اتنی زیادہ خود اعتمادی آتی گئی کے میں نے اُن سب کے دانت کھٹے کئے اور آج شعراء کی فہرست میں میرا بھی نام ہے۔

میں نے لائبریریوں میں کتابیں دی ہوئی ہیں تو کئی بار دوست فون کر کے

کہتے ہیں کہ ریڈیو پر کوئی تمہارا کلام سنا رہا تھا تو دل کو بڑی مسرت ہوتی ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے اس قابل بنایا۔

مجھے معاشرے کے اُن ٹھیکیداروں پر بڑی ہنسی آتی ہے جو کسی کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے حوصلہ شکنی کرتے ہیں اور لوگوں کو لکھنے سے روکتے ہیں۔

اگر کوئی انسان اپنی صلاحیت کے مطابق اُردو زبان کو فروغ دینا چاہتا ہے تو اِس میں بُرائی کیا ہے۔ اُردو کسی کے گھر کی لونڈی نہیں جو لوگوں پہ پابندی لگائیں اُمید ہے کہ کچھ حاسد لوگ اس بات پر عمل کریں گے۔

آپ کی دُعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میرپوری

ساری دُنیا میں چرچہ عام ہے تیرا

ساری دُنیا میں چرچہ عام ہے تیرا
اپنے بندوں پہ رحم کرنا کام ہے تیرا

دُنیا میں اور بھی کتابیں ہوں گی
مگر سب سے افضل کلام ہے تیرا

میرے مولا مجھ پہ بھی کرم کرنا
مصائب میں گھرا یہ غلام ہے تیرا

اہلِ علم دینِ فطرت کہتے ہیں جسے
سب مذاہب سے پیارا اسلام ہے تیرا

میرے دامن میں اور تو کچھ بھی نہیں
صبح و شام میرے لب پہ نام ہے تیرا

......☆......

میرے نبیؐ کا نام

اللہ کے بعد میرے نبیؐ کا نام بڑا ہے
ہمارے دِلوں میں آپؐ کا احترام بڑا ہے

اللہ کی ذات سے متعارف کرایا نبیؐ نے
ہم سب انسانوں کو مُسلم بنایا نبیؐ نے

میرے پیارے رسول کی عظمت بڑی ہے
زمیں و آسماں میں آپ کی عزت بڑی ہے

دُنیا میں آپ سے زیادہ کوئی افضل نہیں ہے
جو آپؐ کی شان سمجھے نہیں انہیں عقل نہیں ہے

میرے نبیؐ پہ جو درود نا بھیجے وہ بخیل ہے
ایسا انسان دونوں جہاں میں ہوتا ذلیل ہے

......☆......

اخلاقِ حسنہ

اخلاقِ حسنہ کا چرچہ سر عام کرو دوستو
میٹھے لہجے میں سب سے کلام کرو دوستو

جن باتوں سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو
تم لوگ اس طرح کے کام کرو دوستو

بُری باتوں سے تم لوگ اجتناب کرتے رہنا
اچھے کاموں میں پیدا اپنا نام کرو دوستو

تمہارے جانے کے بعد زمانہ تمہیں یاد کرے
تمام عمر اِس طرح کے اچھے کام کرو دوستو

اسلام دُشمن عناصر سے کبھی ربط نہ بڑھاؤ
اُن کی ہر سازش کو ناکام کرو دوستو

......☆......

اپنے پاس اور نہ کچھ جناب رکھتے ہیں
اِن آنکھوں میں حسیں خواب رکھتے ہیں

ایمان جیسی دولت سے نوازا ہے رب نے
اپنے پاس قرآن جیسی عظیم کتاب رکھتے ہیں

گمراہوں کے لئے ہدایت کی دُعا کرتے ہیں
صبر کرتے ہیں اور اُمیدِ ثواب رکھتے ہیں

اپنا محاسبہ کچھ اِس طرح کرتے ہیں
اپنے اچھے بُرے اعمال کا حساب رکھتے ہیں

آپ کی نظر میں ہم طفلِ مکتب ہی سہی
مگر ہر اچھے سوال کا جواب رکھتے ہیں

......☆......

اچھی باتوں سے تُم اپنے دِن کا آغاز کرو
اللہ کے بندو تم سب لوگ اہتمام نماز کرو

انسان کی ہر نعمت اپنے رب کی عطا ہے
اِن باتوں پہ تُم نہ اتنا ناز کرو

زمانے میں ایسی مثال بن کر رہو
دُنیا میں یُوں اپنے آپ کو سرفراز کرو

خاموشی بھی اچھی حکمت کی علامت ہے
کبھی افشاں نہ کسی دوست کے راز کرو

صرف اپنے مولا سے تُم لو لگائے رکھنا
کسی غیر کے آگے نا دستِ سوال دراز کرنا

......☆......

جب خواہشیں سسکتی ہیں سینے میں
بڑا سکوں مِلتا ہے اشکوں کو پینے میں

جس کا معمول تھا مجھ سے ہر روز ملنا
اب وہ ملتا ہے صرف ایک بار مہینے میں

میں جب اپنے چہرے کو غور سے دیکھوں
میرے ساتھ وہ بھی نظر آئے آئینے میں

میں اس زندگی کو کیسے زندگی کہوں
تو جو ساتھ نہیں تو کیا مزہ جینے میں

اصغر بھی اپنی قسمت پہ رشک کرتا
اگر میں رہائش پذیر ہوتا مدینے میں

......☆......

گِرد و نواح کے لوگ بدلتے جا رہے ہیں
لگتا ہے پٹڑی سے اُترتے جا رہے ہیں

زندگی میں اب غم ہی غم رہ گئے
خوشیوں کے سورج ڈھلتے جارہے ہیں

محبتوں بھرا تیرا خط پڑھ کر جاناں
بے خُودی سے ہم مچلتے جا رہے ہیں

تمہارے عاشق کی حالت دیکھ کر
شہر کے لوگ ہاتھ مِلتے جا رہے ہیں

دِل میں تیری محبت کا ایسا احساس جاگا
زِیست کی راہوں میں چراغ جلتے جا رہے ہیں

......☆......

جس نے ہم کو دھوکہ دیا ہے
اس کی یادوں کو دفنا دیا ہے

اپنے جسم کا سارا لہو دے کر
کسی کی زیست کو مہکا دیا ہے

ہمیں کسی سے کچھ لینا دینا نہیں
یہاں پہ ہمیں کسی نے کیا دیا ہے

اُس نے یُوں ہی فیصلہ سُنا دیا ہے
مگر یہ نہیں بتا یا کہ میری خطا کیا ہے

اے بے درد زمانے تیرا ممنون ہوں
جو تیری ٹھوکروں نے جینا سکھا دیا

......☆......

سانسوں میں کوئی سما گیا ہے
میری زندگی کو حسین بنا گیا ہے

جس کا کسی کے پاس علاج نہیں
ایسا روگ میرے دل کو لگا گیا ہے

اب کھویا کھویا رہتا ہے تیرا اصغر
نا جانے کیا غم اِسے کھا گیا ہے

کسی سے محبت کرنے کا ارادہ نہ تھا
مگر دِل اس کی باتوں میں آ گیا ہے

تیری یاد نے اتنا کرم کیا اصغر پہ
وہ آنسوؤں کی بارش میں نہا گیا ہے

......☆......

ہم اُن کو اپنی محبت کا پیغام دیتے ہیں
جو ہر بات کا مجھے الزام دیتے ہیں

اب تو روزمرہ کا یہ معمول بن چکا ہے
محبت بھرا خط اُنہیں صبح شام دیتے ہیں

کچھ ڈانٹیں تھوڑی تڑیاں اور شکوے شکائتیں
ہماری محبت کا اتنا حسیں انعام دیتے ہیں

ہم جن کی خاطر جان دینے کو تیار ہیں
وہ نا کبھی ہمیں دُعا و سلام دیتے ہیں

اصغر جیسے لوگ بڑے وفادار ہوتے ہیں
بُرے وقت میں یہ لوگ بڑے کام دیتے ہیں

......☆......

پانی پر نقش سمجھ کر مٹا دیا کسی نے
اصغر کو کتنا جلد بُھلا دیا کسی نے

میری وفاؤں کی کوئی قدر نا کی اس نے
میرے ارمانوں کا خون بہا دیا کسی نے

آج میں بھی اداس ہوں سمندر کی صورت
مجھ سے نا ملنے کا فیصلہ سُنا دیا کسی نے

بچھڑا ہے تو کیوں روئیں اُس کی جُدائی میں
اچھا دوستی کا فرض نبھا دیا کسی نے

زندگی بھر میرا حوصلہ بڑا بلند رہا ہے
آخری بار الوداع کہہ کر رُلا دیا کسی نے

......☆......

کسی کی چاہت میں ہم گرفتار ہو گئے ہیں
اُسے دیکھتے ہی جذبات بے دار ہو گئے ہیں

اُس نے میرے ہاتھ پہ فون نمبر لکھ دیا
لگتا ہے اُس سے مِلنے کے آثار ہو گئے ہیں

عشق کے سمندر میں ہم ڈُوبتے جا رہے ہیں
ہمارے ساتھ جو آئے تھے سب پار ہو گئے ہیں

سُنا تھا محبت مریضوں کو شفا بخشتی ہے
کسی کی چاہت میں ہم تو بیمار ہو گئے ہیں

محبت کرنے والوں کی حالت دیکھ کر اصغر
پیار محبت جیسی بیماری سے خبردار ہو گئے ہیں

......☆......

میرا دِل کچھ دِنوں سے بوجھل رہتا ہے
میری آنکھوں میں بھی جل تھل رہتا ہے

جس نے میرے دِل کو یہ روگ لگایا
نا جانے وہ شخص کہاں آج کل رہتا ہے

ایک بار جو کسی کے عشق میں کھو جائے
کہتے ہیں پھر وہ نا صاحبِ عقل رہتا ہے

جس نے کسی سے کبھی پیار نا کیا ہو
ایسا بدنصیب انسان نامکمل رہتا ہے

میری پڑوسن ہر کسی سے کہتی پھرتی ہے
سُنو لوگو میرے پڑوس میں ایک پاگل رہتا ہے

......☆......

ہم جب بھی کوئی غلطی کرتے ہیں
اُس کے بعد وہ مِلنا ملتوی کرتے ہیں

اِن دنوں میرے پاس نہیں بیٹھتے وہ
دُور سے ہی ہر بات سرسری کرتے ہیں

کوئی پیارا جب کسی سے بچھڑ جاتا ہے
غم بُھلانے کی خاطر شاعری کرتے ہیں

بُرے لوگوں کی ہم کبھی تقلید نہیں کرتے
جو اچھے لوگ ہیں اُن کی پیروی کرتے ہیں

لوگوں کو میری یہ عادت اچھی نہیں لگتی
جو ہر محفل میں باتیں ہم کھری کرتے ہیں

......☆......

ہم آنکھوں کو سمجھاتے رہتے ہیں
مگر پھر بھی اشک بہتے رہتے ہیں

ہم تو کبھی اُف تک بھی نہیں کرتے
خاموشی سے غم سہتے رہتے ہیں

کسی سے بچھڑنے کا کیا ماتم کرنا
زندگی میں نئے لوگ آتے رہتے ہیں

ہمارے دُکھوں سے کوئی اُداس نہ ہو
دُنیا کے سامنے ہم مُسکراتے رہتے ہیں

زیست طوفانوں کا اِک سمندر ہے
ہم بے فکر ہو کر ناؤ چلاتے رہتے ہیں

......☆......

جب سے وہ نگاہیں بدل گیا ہے
اپنا تو سارا جہاں جل گیا ہے

جو مِلا تھا اِک خزانے کی طرح
مُفلس بنا کر کہیں نِکل گیا ہے

اتنی بڑی دُنیا میں کہاں ڈھونڈوں
جو چور چُرا کر میرا دِل گیا ہے

اب کوئی نا اُسے ڈھونڈنے جائے
لگتا ہے کہ وہ مجھے مِل گیا ہے

وہ کہتا تھا کہ وہ لوٹے گا ضرور
لگتا ہے وہ اپنا وعدہ بُھول گیا ہے

......☆......

اے دوست اصغر کی یہی ہے دُعا
تو جہاں بھی رہے خوش رہے سدا

دُنیا کی خوشیاں تُجھے راس آئیں
غم نا کبھی بھی تیرے پاس آئیں

خُدا کی رحمتوں کی تُجھ پہ بارش ہو
پُوری تیری ہر چھوٹی بڑی خواہش ہو

تیرے ہونٹوں پہ ہر پَل مُسکان رہے
تیرے دامن میں سدا دولت ایمان رہے

دُعا ہے تیری زندگی میں بہار رہے
تیری ہر خوشی اسی طرح برقرار رہے

......☆......

اپنی اداؤں سے دِل گرفتار کرتا ہے
جب کرتا ہے نگاہوں سے وار کرتا ہے

اس ظالم کی ہر اک ادا قاتلانہ ہے
ایک دن میں قتل ہزار بار کرتا ہے

میں تو کبوتر کی طرح سہم جاتا ہوں
جب بلی کی طرح میرا شکار کرتا ہے

جب بھی مجھے اس کا خیال آتا ہے
ہر بار وہ مجھے طالبِ دیدار کرتا ہے

کبھی مِلا تو پوچھوں گا اُس سے
کیا ایسا کوئی یار سے یار کرتا ہے

......☆......

دیوانہ ہو گیا ہوں اُس کی چاہ میں
جو چھپا بیٹھا ہے میری نگاہ میں

میری آہیں اُس تک جاتی نہیں ہیں
شاید اب اثر نہیں رہا میری آہ میں

سبھی دوستوں کو تو محبت ملی
کسی کا پیار نہیں ہمارے بختِ سیاہ میں

کوئی خوابوں میں تو آنے لگا ہے
کاش وہ کبھی آئے میری خواب گاہ میں

اصغر کس کے انتظار میں بیٹھے ہو
اب وہ شخص نہیں گزرتا اس راہ میں

......☆......

اپنا کوئی گھر نہیں ہے جہاں میں
رہتا ہوں کسی کے دِل کے مکاں میں

وہ کچھ اس طرح سے بدل جائیں گے
یہ بات نہ تھی میرے وہم و گماں میں

سوچا نہ تھا کہ وہ یہیں مِل جائیں گے
میں جنہیں ڈھونڈ رہا تھا آسماں میں

گُلوں میں بھی اُن کا چہرہ دِکھائی دے
جب سے وہ آئے ہیں میرے گُلستاں میں

اُن کی خاص نظرِ کرم ہوئی ہے مجھ پر
ورنہ کہاں تھے وہ اور کہاں میں

......☆......

آج شام جب وہ مجھ سے مِلنے آئیں گے
آسماں پہ سارے ستارے جگمگائیں گے

اُن کی جُدائی میں ہمیں جو زخم مِلے
وہ ہم اُنہیں ایک ایک کر کے دکھائیں گے

دُنیا میں جس کی کوئی مثال نہ مِل سکے
کچھ اِس طرح سے اپنا چمن سجائیں گے

اِس مبارک گھڑی جب وہ میرے گھر آئیں گے
خوشی کے مارے میرے آنسو نہ رُکنے پائیں گے

اپنے چہرے سے جب وہ نقاب ہٹائیں گے
میری جانب پیار سے دیکھ کر وہ مسکرائیں گے

......☆......

کیا بتائیں تُم بِن کیسے گزر ہو رہی ہے
زندگی بڑی مشکل سے بسر ہو رہی ہے

نہ جانے یہ کتنی دیر ابھی اور برسے گی
جو غم کی بارش شام و سحر ہو رہی ہے

ہماری محبت کے کتنے چرچے ہو رہے ہیں
لگتا ہے دُنیا کو کچھ کچھ خبر ہو رہی ہے

میری جُدائی میں جیسی تمہاری کیفیت ہے
کچھ اِس طرح کی حالت اِدھر ہو رہی ہے

سپنوں کی دُنیا سے تُم لوٹ بھی آؤ اصغر
جس دُنیا میں رہتے ہو اس کی سحر ہو رہی ہے

......☆......

جب اپنے دِل کا لیا جائزہ ہم نے
تب دیکھا اِک نیا دروازہ ہم نے

کوئی دوست نہ آیا عیادت کو میری
خُود ہی پڑھا اپنا جنازہ ہم نے

زندگی جیسے بھی کٹی ، کٹ گئی یارو
دیا نہیں کسی محسن کو آوازہ ہم نے

پُرانے زخم تو سارے بھر چُکے تھے
محبت کر کے لے لیا زخم تازہ ہم نے

زیست گزری ہے کڑی سزا کی طرح
دُنیا میں جینے کا کر لیا اندازہ ہم نے

......☆......

وہ جو میرے دِل کی صدا لگتا ہے
نہ جانے وہ اجنبی میرا کیا لگتا ہے

جس کی قبولیت میں ابھی دیر ہے
مجھے ایسی کوئی دُعا لگتا ہے

رُوحانی رشتہ تو اس سے پرانا ہے
دیکھنے والوں کو یہ تعلق نیا لگتا ہے

جس نے میری زیست کو روشن کیا
مجھے تو وہ کوئی طِلسماتی دیا لگتا ہے

اس سے قبل تو سبھی بے وفا یار مِلے
مگر یہ مجھے دِل کا کھرا لگتا ہے

......☆......

دُور ہوتا ہے تو دِل بے قرار کرتا ہے
جب مِلتا ہے تو دِل پہ وار کرتا ہے

خُود تو خوشی خوشی جی رہا ہے
مگر میرے غموں کو بیدار کرتا ہے

جس کی راہوں میں پُھول بچھائے
وہی ہماری زندگی کو پُر خار کرتا ہے

مجھے ہر بات کا الزام دیتا رہتا ہے
مگر اپنی ہر خطا کا انکار کرتا ہے

جس دن وہ مجھ سے مِلنے آتا ہے
دِل کے موسم کو خُوش گوار کرتا ہے

......☆......

میری چاہت کا دم بھرتی تھی
وہ مجھے بے حد پیار کرتی تھی

اس کی زیست کا ہر پَل میرے نام تھا
صرف میرے لئے بنتی سنورتی تھی

وہ ہر روز میری عافیت پُوچھا کرتی
جب بھی وہ میری گلی سے گزرتی تھی

دُنیا کی بھیڑ میں کہیں کھونا چاہیں
ایسی باتوں کی وہ بڑی فِکر کرتی تھی

اُس کی مرضی کے خلاف شادی ہو گئی
وہ بات ہو گئی جس سے وہ ڈرتی تھی

......☆......

تیرے شہر کی کیسی ہوا ہو گئی ہے
اب صر صر کی مانند صبا ہو گئی ہے

اس نے ہماری عیادت کچھ یُوں کی
کہ اُس کی دُعا ہی شفا ہو گئی ہے

کسی سے کیا وعدہ جب وفا نہ ہو سکا
تو یُوں لگا کوئی نماز قضا ہو گئی ہے

اِس کے لئے جب کوئی نظم لکھتا ہوں
تو لگتا ہے رسمِ محبت ادا ہو گئی ہے

تیرے بارے ہی سوچتا رہتا ہے
دیکھ اصغر کی حالت کیا ہو گئی ہے

......☆......

لگتا ہے میں پہلے سے سدھر گیا ہوں
تُجھ سے دوستی کر کے نکھر گیا ہوں

دِل ہی دِل میں اتنا میں نے چاہا ہے تمہیں
لگتا ہے محبت کی میں انتہا کر گیا ہوں

اِس نے پلٹ کر جیسے ہی دیکھا مجھے
کچھ دیر یُوں لگا جیتے جی مر گیا ہوں

میری لئے بڑی اعزاز کی بات ہے
جو تیرے من میں گھر کر گیا ہوں

مجھے اپنی آنکھوں پہ یقیں نہیں آتا
دو ہزار غزلیں نظمیں تحریر کر گیا ہوں

......☆......

ہم کچھ ایسے دیوانے ہیں
جو خود سے بے گانے ہیں

داستان لیلیٰ مجنوں نہ سُنا
یہ قصے بڑے پرانے ہیں

لوگوں کے لبوں پہ اب
بڑے نئے نئے افسانے ہیں

دُنیا کی رونقیں راس ہیں
دِل کے اندر ویرانے ہیں

میرے قتل میں جو ملوث تھے
وہ ہاتھ جانے پہچانے ہیں

......☆......

جس دن سے کسی سے آنکھ لڑی ہے
میرے لئے تو یہ خوشی بہت بڑی ہے

کسی سے اُمیدیں وابستہ نہ کرنا
یہاں ہر کسی کو اپنی اپنی پڑی ہے

اِس دور میں کسی کی محبت بنا جینا
لگتا ہے کہ قیامت کی گھڑی ہے

تیرے بن جیئے تو جا رہا ہوں لیکن
کیا بتاؤں کہ ہر گھڑی کتنی کڑی ہے

گو میں اِس بات کا اظہار نہیں کرتا
مگر مجھے تُم سے محبت بڑی ہے

......☆......

کون کہتا ہے کہ تنہا ہم ہیں
ہمارے ساتھ تو کئی غم ہیں

مولا نے اتنا حوصلہ بخشا ہے
لگتا ہے یہ سب ہمارے لئے کم ہیں

نہ تقدیر سے گِلہ نہ مقدر سے شِکوہ
اور نہ ہی ہماری آنکھیں نم ہیں

کسی کو اپنی چاہت کا پیغام بھیجیں
شہر میں زیادہ تر پتھر کے صنم ہیں

ایک بار میرے پاس آکر تو دیکھو
یہاں ہر سمت محبتوں کے موسم ہیں

......☆......

جو کر گیا ہے اندھیروں کے حوالے مجھے
کوئی اُسے کہہ دے کہ آ کر بچا لے مجھے

زمانہ مجھے تُجھ سے کہیں چھین نہ لے
تو اپنی حسیں آنکھوں میں بسا لے مجھے

جُدائی ناگن کی طرح پَھن پھیلائے بیٹھی ہے
ڈرتا ہوں کہیں یہ مارنا ڈالے مجھے

ایک بار تُو جو میرا حال دیکھ لے جاناں
پھر تمام عمر کے لئے اپنا بنا لے مجھے

ہم مر کر بھی ہار نہیں ماننے والے
جتنا تیرا جی چاہے تُو ستا لے مجھے

......☆......

میرا دِل اس سے کبھی بے خبر نہیں ہوتا
اُس کے سوا کسی اور کا میرے دِل میں گزر نہیں نہیں ہوتا

میری زندگی میں ایسا پَل کوئی نہیں
جب تیرا ذکر اصغر کے گھر نہیں ہوتا

جن کا ہر بیان جھوٹ پہ مبنی ہوتا ہے
اُن کی باتوں میں ذرا بھی اثر نہیں ہوتا

اپنی منزل سے بھٹکنے کا گمان رہتا ہے
جب وہ میرے ساتھ شریکِ سفر نہیں ہوتا

اُس کی زیست میں سکون رہتا ہے
جو شخص اپنے رب کا منکر نہیں ہوتا

......☆......

ہم بندے ہیں کچھ کچھ دیوانے سے
لوگ جلتے ہیں ہمارے مسکرانے سے

کوئی دِل میں ایسے گھر کر گیا ہے
اب وہ بُھولتا نہیں ہے بُھلانے سے

خوابوں میں بِن بُلائے آجاتے ہیں
مگر دُور رہتے ہیں میرے آشیانے سے

زندگی میں پہلی بار مجھے سکوں مِلا
یہ معجزہ ہو کسی سے دِل لگانے سے

ایک بار کوئی ہمیں پیار سے پکارے تو
دوڑے چلے آئیں گے اُن کے بُلانے سے

......☆......

میرے خوابوں کی بن گیا ہے تعبیر کوئی
میرے بستر پہ چھوڑ گیا ہے تصویر کوئی

تُو صدا کے لئے صرف میرا ہے صنم
میرے دل پہ کر گیا ہے یہ تحریر کوئی

کہیں اور جانا چاہوں تو جا نہ سکوں
پاؤں میں ڈال گیا محبت کی زنجیر کوئی

نہ جانے کہاں جا کر میں ڈھونڈوں اُسے
اِس کے لئے کرنی پڑے گی تدبیر کوئی

اصغر کا حوصلہ کسی چٹان جیسا تھا
مگر کر گیا ہے اُسے بھی دل گیر کوئی

......☆......

اپنی محبت کا کوئی طلب گار نہیں ملتا
مفاد پرست ملتے ہیں دل دار نہیں ملتا

میرے دِل میں جو محبت بھری ہے
اُس کا یہاں کوئی حق دار نہیں ملتا

جس نگر میں محبت کرنے والے ہوں
یہاں پر ہمیں ایسا کوئی دیار نہیں ملتا

غدار تو ہر قدم پر مِلتے ہیں یہاں
دِل کا جو سچا ہو ایسا یار نہیں مِلتا

دُنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں
جنہیں اپنے محبوب کا پیار نہیں مِلتا

......☆......

انسان کو صرف اپنے اللہ سے ڈرنا چاہیے
ہر کسی کی سلامتی کی دُعا کرنا چاہیے

زِیست کی راہیں بڑی پُر خار ہوتی ہیں
اُن میں سوچ سمجھ کر پاؤں دھرنا چاہیے

دُشمن ضروری ہیں شخصیت سنوارنے کے لئے
ہو سکے تو ایک آدھ دوست بھی رکھنا چاہیے

بے شک جان جائے مگر کیا ہوا وعدہ نبھائے
ہر بندے کو اِس بات کا مصداق ہونا چاہیے

محبت میں جب کسی سے عہد و پیماں کرو
اپنے کئے ہوئے وعدے سے نہ مکرنا چاہیے

......☆......

جو دُشمنِ جاں ہے اُسی سے یارانہ ہے
زندگی بھر نہ جو ٹُوٹے گا ایسا دوستانہ ہے

میرے دِل کے قریب ہے میری وہ جان ادا
مجھ سے بہت دُور جس ہستی کا ٹھکانہ ہے

ہم کیسے ملیں اُن سے یہ سوچ رہے ہیں
طوفان ہے ساگر میں اور مِلنے بھی جانا ہے

یہ دِل کھلونا ہے اُن کی نظروں میں
دِلوں سے کھیلنا اُن کا مشغلہ پُرانا ہے

مشعلِ محبت جو اُٹھائے چلا آ رہا ہے
یہ تو وہی ہے جس سے تعلق غائبانہ ہے

......☆......

آپ کے دِل میں ہمیں ٹھکانہ چاہیے
اب آپ کو ہم سے دِل لگانا چاہیے

سُنا ہے نفرت محبت کی پہلی کڑی ہے
کسی حسیں دُشمن کو اپنا بنانا چاہیے

کئی لوگ رائی کا پہاڑ بنا لیتے ہیں
ایسے شیطانوں سے دامن بچانا چاہیے

جہاں اظہار کے بدلے انکار ہی ملے
ایسے محبوب کو نہ آزمانا چاہیے

آپ سے اور تو کچھ نہیں مانگتا
آپ کی نظرِ کرم کا نذرانہ چاہیے

......☆......

محبت وہ طاقت ہے جو ڈرتی نہیں زمانے سے
یہ ایسی آگ ہے جو بجھتی نہیں بجھانے سے

اِس میں غم کے سِوا اور کچھ نہیں ملتا
ہم ڈرتے ہیں کسی سے دِل لگانے سے

یہ آنکھیں پتھرا گئی ہیں تیرا انتظار کرتے
چلے بھی آؤ صنم مِل جاؤ کسی بہانے سے

نہ جانے کیسے گھائل ہوا میرا دِل
تیری مخمور نگاہوں کے پہلے نشانے سے

سینے میں جُدائی کی جو آگ لگی ہے
یہ بجھے گی تمہارے ہی بجھانے سے

نظر کے ساگر میں اُتر گیا ہے کوئی
میرے دِل میں گھر کر گیا ہے کوئی

اس کی یاد اِک یادگار بن گئی ہے
جو دِل میں دو پَل ٹھہر گیا ہے کوئی

آج کتنی حسیں ہوائیں چل رہی ہیں
لگتا ہے نیک انسان مر گیا ہے کوئی

میرا بچنا ناممکن لگتا ہے مجھے
آنکھ کے تیر سے وار کر گیا ہے کوئی

تمام عمر کسی کا انتظار کرتے
بے درد دُنیا سے گزر گیا ہے کوئی

......☆......

ایک بار جو وعدہ وعید ہو جائے
پھر تو اصغر کے گھر عید ہو جائے

اس تہوار کا مزہ دوبالا ہو جائے
ایک بار جو آپ کی دید ہو جائے

میری حوصلہ افزائی کرنے والے
میرے سُخن پہ ذرا تنقید ہو جائے

جب کبھی تُو میرے سپنے میں آئے
باتیں کرتے کرتے صبح سعید ہو جائے

ایسے عاشق کو یاد کرتی ہے دُنیا
جو کسی کی چاہت میں شہید ہو جائے

......☆......

جب تک وہ ہم سے مِلتے رہے
میرے غم خوشی میں بدلتے رہے

وہ میرے نقش پا پہ چل نہ سکے
ہم اُن کے رنگ میں ڈھلتے رہے

میرا دِل توڑ کر وہ چلے گئے
اور ہم بیٹھے ہاتھ ملتے رہے

صبر کا دامن نہ کبھی چھوڑا ہم نے
ان کی نفرت کہ خنجر چلتے رہے

اصغر نے جِن کو پیار بانٹا
وہ ہی ہم سے عداوت کرتے رہے

......☆......

وہ سپنے میں آئے تھے کل رات کو
ہم بُھلا نہ سکیں گے اِس ملاقات کو

دِن بھر محوِ گفتگو رہتے تھے کبھی
اب ترس رہے ہیں ان کی ایک بات کو

میری زیست میں غم کا دھواں تھا
تُو نے خوشگوار بنایا میری حیات کو

مجھے اِک تیرا ہی ساتھ کافی ہے
میں کیا کروں گا ساری کائنات کو

ہم تو مر کر بھی نہ بھولیں گے تمہیں
تم کہیں بُھول نہ جانا اصغر کی چاہت کو

......☆......

کبھی ہنساتا ہے کبھی رُلاتا ہے
لیکن دِل کی بات لب پہ نہ لاتا ہے

میرے دِل کو اپنے پاس رہنے دو
یہ معصوم آپ کا کیا کھاتا ہے

وہ مجھے پیار تو بہت کرتا ہے
نہ جانے کیوں زمانے سے چھپاتا ہے

جتنا تُو نے مُجھے رُلایا ہے ظالم
بتا کوئی دوست کو یُوں رُلاتا ہے

کچھ چہرے پَل بھر میں بُھول جاتے ہیں
کوئی خاص چہرہ دِل میں گھر کر جاتا ہے

......☆......

نئی اُمنگیں جاگی ہیں ہر خواہش جواں ہے
دِل کا کیا علاج کریں صاحب یہ پریشاں ہے

دُنیا کے غم دے کر تنہا چھوڑ جانے والے
ستم گر اتنا تو بتا دے کے تو چھپا کہاں ہے

تیرے بِن میری گلیاں سُونی جیون سونا
مجھے سُونا سُونا لگتا ہے سارا جہاں ہے

اصغر اب تیرے ہی خیالوں میں ڈُوبا رہتا ہے
اسے رات دِن ہوتی اپنی ہوش کہاں ہے

تیرے ساتھ لاکھ کا ہوں تیرے بِن خاک کا ہوں
اپنے اصغر کو وہیں بُلا لے تُو خُود جہاں ہے

......☆......

دیکھ تیرے پیار نے میری کیا حالت بنائی ہے
کوئی کہتا ہے دیوانہ کوئی کہتا ہے سودائی ہے

میں تو شام و سحر تُجھ کو صدا دیتا ہوں
کیا تیری سماعتوں سے میری صدا کبھی ٹکرائی ہے

دِل میں تیری یادوں کا میلہ لگا رہتا ہے
ورنہ میری زندگی میں تنہائی ہی تنہائی ہے

نہ کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں نہ سوتا ہوں
تیری جُدائی نے میرے یہ حالت بنائی ہے

دِن رات تیرے تصور میں کھوئے رہنا
ہم نے تو اب یہ روّش اپنائی ہے

......☆......

محبت کے ہوتے ہوئے ناشاد نہیں ہیں
پیار ساتھ ہے تو شاد ہیں برباد نہیں ہیں

زندگی میں ہم بھی کبھی مسکرائے تھے
اب وہ لمحے تو ہمیں یاد نہیں ہیں

تمہارے ہجر کے زنداں میں قید ہیں
سبھی جانتے ہیں کہ ہم آزاد نہیں ہیں

میری کوئی بات تمہیں سمجھ نہیں آتی
میری محبت کی باتیں بے بنیاد نہیں ہیں

ہمیں جب پکارو گے حاضر ہو جائیں گے
وعدہ کر لیتے ہیں رکھتے یاد نہیں ہیں

......☆......

اُن سے کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں
وہ رُوٹھے ہیں میں منا رہا ہوں

وہ آئیں نہ آئیں اُن کی مرضی
میں بیٹھا انتظار کیے جا رہا ہوں

اب وہ میری سمت دیکھتا نہیں
میں اُسے پکارے جا رہا ہوں

وہ پتھر دِل میری بات سنتا نہیں
کیوں اسے حالِ دِل سنا رہا ہوں

اپنے حسیں اشعار کے سہارے
اُسی کے دِل میں جگہ بنا رہا ہوں

......☆......

ہم شائد اُن کی محبت کے قابل نہیں ہیں
اس لئے سلامت ہیں بسمل نہیں ہیں

ایک ہی نظر میں قتل کر کے چل دیئے
ہم کیسے کہیں کہ وہ قاتل نہیں ہیں

انجان راہوں پہ چلے تو جا رہے ہیں
مگر ہم بے خبر منزل نہیں ہیں

دوست و دشمن کی پہچان نہ رکھیں
اب ہم اتنے بھی جاہل نہیں ہیں

جن دوستوں نے مجھے تقویت بخشی
وہی میری زیست میں شامل نہیں ہیں

......☆......

کسی سے محبت کر کے دیکھ لیتے ہیں
خوشیوں سے دامن بھر کے دیکھ لیتے ہیں

ہمیں تو اُسے دیکھنے کا شوق رہتا ہے
چلو آج اسے جی بھر کے دیکھ لیتے ہیں

اکیلے میں بڑا پُر خار ہوگا زیست کا سفر
کچھ دن تنہا چل کر دیکھ لیتے ہیں

محبت کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے
کبھی کچے گھڑے پہ تر کے دیکھ لیتے ہیں

اپنی سب مشکلیں آساں ہو جائیں گی
مالکِ دو جہاں کو یاد کر کے دیکھ لیتے ہیں

......☆......

وہ اپنے حُسن پہ بڑا مان کرتے ہیں
ہماری موت کا سامان کرتے ہیں

جب کریں جُھوٹے عہد و پیمان کرتے ہیں
ہمیں کیوں اس طرح پریشان کرتے ہیں

اس کے باوجود وہ کہتے پھرتے ہیں
ہم عاشقوں پہ کتنا احسان کرتے ہیں

اچانک ہی تنہا چھوڑ کر چل دیتے ہیں
یُوں ہماری زندگی سنسان کرتے ہیں

اور لوگ تو اصغر سے دل لگی کرتے ہیں
مگر آپ کیوں ایسا میری جان کرتے ہیں

......☆......

ہم جب بھی کُوچۂ یار میں جاتے ہیں
کوئی نہ کوئی زخم کھا کر گھر آتے ہیں

جانتے ہیں کہ پھر بھی وہاں جانا ہے
اسی لئے ہم کبھی قسم نہ کھاتے ہیں

جب بھی کسی کو اپنی رُوداد سناتے ہیں
پھر وہ اپنے آنسو روک نہ پاتے ہیں

ہماری جانب کوئی پیار سے دیکھے اگر
ایسے لوگوں کو زندگی بھر نہ بُھلاتے ہیں

لگتا ہے وہ کسی کام میں مصروف ہیں
اب خوابوں میں ذرا کم نظر آتے ہیں

......☆......

کبھی کبھی پیار سے مُسکراتے ہیں
ہماری جانب دیکھ وہ ہچکچاتے ہیں

راستے میں جب مجھ سے ٹکراتے ہیں
بڑے پیار سے پھر وہ شرماتے ہیں

مجھے وہ نئ نئ کہانیاں سُناتے ہیں
اپنی باتوں سے مجھے بڑا ہنساتے ہیں

ہم جب بھی ان کے سامنے آتے ہیں
وہ دوپٹے سے اپنا چہرہ چُھپاتے ہیں

ہم اُن سے یہ بات پُوچھنا چاہتے ہیں
کہ وہ اصغر پہ کیوں ستم ڈھاتے ہیں

......☆......

کسی سے پیار کرنا بُرائی نہیں
بات منہ میں رہے تو پرائی نہیں ہے

میری نظر میں بڑا بد نصیب ہے وہ
جس کی کسی سے آشنائی نہیں ہے

تمہاری باتوں سے تو یُوں لگتا ہے
جیسے ہماری درمیاں دِل رُبائی نہیں ہے

مجھے کوئی ایسا دِن بتا دے جاناں
جب میں نے رسمِ دوستی نبھائی نہیں ہے

تم سے بچھڑے کئی سال ہوئے
دِل نے تیری یاد بُھلائی نہیں ہے

......☆......

اسے سمجھانا بڑا ہی محال ہے
ہر بات سمجھتا ہے کوئی چال ہے

وہ نیوز چینل کا میزبان ہونا چاہیے
ہر بار پُوچھتا اُلٹے سیدھے سوال ہے

دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جاتا ہے
خُدا نے بخشا ایسا حسن و جمال ہے

جب کسی کے حسن کی بات کرتا ہوں
میری نظر میں ہوتا تیرا خدو خال ہے

یہ جو آج تجھ سے بات ہوئی ہے
یہ حقیقت ہے یا اصغر کا خیال ہے

......☆......

میرے دِل کے مکان میں ویرانے ہیں
اب نہ وہاں نئے دوست نہ پرانے ہیں

ہر سمت ویرانی ہی ویرانی چھائی ہے
ایک جگہ کچھ پرندوں کے ٹھکانے ہیں

میرے لئے اب دِل کی صفائی ضروری ہے
میں نے یہاں نئے کرائے دار بسانے ہیں

مجھے دوستوں کی بھلا کیا کمی ہے
یہ لوگوں سے مراسم بڑھانے کے بہانے ہیں

اصغر کے دِل کا دروازہ کُھلا ہے دوستو
وہ چلے آئیں جن کے پاس نہ آشیانے ہیں

......☆......

جس کے لئے میرا دِل اُداس ہے
وہ صنم نہ میرے آس پاس ہے

میری اِس سے مِلنے کی خواہش ہے
آنکھوں کو اس کے دیدار کی پیاس ہے

خیالوں میں تو وہ میرے پاس ہے
زندگی میں اُس کا ساتھ نہ راس ہے

اپنی باتیں تو ذرا کڑوی ہیں لیکن
اُس کی باتوں میں شہد جیسی مٹھاس ہے

کاش ایک بار کوئی میرا پیار آزمائے
تو وہ جانے اصغر کتنا وفا شناس ہے

......☆......

وہ تو ایسے ہی خوبصورت ہے
اُسے سجنے کی کیا ضرورت ہے

میرا دِل جس حسیں پہ فِدا ہو گیا
سُنا ہے کہ بڑی خوب سیرت ہے

وفا کی ایک جیتی جاگتی مُورت ہے
دُنیا میں جس کا نام عورت ہے

تُم اپنے دِل میں جھانک کر دیکھ لو
کہ میرا پیار ایک سچی حقیقت ہے

تم چاہے یہ بات تسلیم نہ کرو لیکن
ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے

......☆......

اپنا کوئی گھر نہ آنگن ہے یارو
اب اللہ ہی ہمارا ضامن ہے یارو

دُنیا میں سب خالی ہاتھ آئے ہیں
جاتے ہوئے ہوتا خالی دامن ہے یارو

ہم کس سے اپنے دُکھ سُکھ بانٹیں
یہاں کوئی نہ اپنا محسن ہے یارو

میرا دِل اُس کا دیوانہ ہو گیا ہے
جو ظالم میرا جانی دشمن ہے یارو

کس سے پُوچھوں اُس کے گھر کا پتہ
یُوں تو اُس سے مِلنا ناممکن ہے یارو

......☆......

جاگتی آنکھوں کو خواب مِلا ہے
مجھے محبوب لا جواب مِلا ہے

زِیست کی راہیں روشن ہو گئیں
مجھے ایسا اِک مہتاب مِلا ہے

میں ہر روز خط بھیجتا ہوں اُسے
اُس کی جانب سے نہ جواب مِلا ہے

میں اس سانحہ سے کیسے سنبھل پاؤں
مجھے اُس کے ہجر کا عتاب مِلا ہے

آنکھوں کو خوابوں کی تعبیر مِل گئی
اُس کی چاہت کا تحفہ نایاب مِلا ہے

یہ میری خوش نصیبی نہیں تو کیا ہے
جو اُن سے دیوانے کا خطاب مِلا ہے

......☆......

وہ بتاتا نہیں اپنے دِل کا راز مجھے
پیارا لگتا ہے اُس کا ہر انداز مجھے

دھن دولت اور شہرت میرے پاس نہیں
مگر اُس کی دوستی پہ ہے ناز مجھے

میری ہر بات دل کے کانوں سے سنتا ہے
اب کرتا نہیں ہے نظر انداز مجھے

وہ تُو نہیں تو اور کون ہے جاناں
جو ہر گھڑی دیتا ہے آواز مجھے

تُو جس خطے میں چُھپ کے بیٹھا ہے
وہاں لے جائے گی میری پرواز مجھے

......☆......

میں کچھ اتنا کھو گیا اُس کی روداد بیان میں
اُس کے سامنے بُھول گیا اپنی داستان میں

اُس کے غم نے مجھے ریزہ ریزہ کر دیا
اُس کے ہجر سے قبل تھا صُورتِ چٹان میں

سُنا تھا دُنیا میں یہ کبھی پُورے نہیں ہوتے
اِسی لئے ساتھ لایا نہیں کوئی ارمان میں

مُجھے دُنیا کا شور و غُل ذرا اچھا نہیں لگتا
سدا رہتا ہوں تنہائی کے جہان میں

اصغر کے دِل کے شہر کی رانی ہے وہ
اس کے نازک دِل کا ہوں حکمران میں

......☆......

شائد کوئی آ کر دِل کی انجمن سجائے
ہم بیٹھے ہیں کسی کی آس لگائے

جو پنچھی بھنور مجھ سے بچھڑ گیا
میرے اس یار کی کوئی خبر تو لائے

بادِ صبا سے کوئی جا کر اتنا کہہ دے
وہ اسے کہیں سے ڈھونڈ کر لائے

جس میں آنسوؤں کے سِوا کچھ نہیں
ہم لوگ تو ایسی محبت سے باز آئے

وہ آ کے مجھ کو یہ بات تو سمجھائے
کے اصغر کیسے اُسے بُھول جائے

......☆......

نہ جانے کہاں گئے وہ پیارے نقاد
جو کبھی دیتے نہ تھے اصغر کو داد

میرے اشعار ہی میری پونجی ہیں
میرے لئے یہی ہے میری جائیداد

آج بھی انسان انسان کا غلام ہے
مگر کہتا پھرتا ہے کہ ہم ہیں آزاد

جن سے شیطان بھی دُور بھاگتا ہے
وہ بھی خُود کو کہتے ہیں آدم کی اولاد

اسلام کی اصلی حالت بگڑتی جا رہی ہے
دین میں ہوتی جا رہی ہیں نئی باتیں ایجاد

......☆......

سُنا ہے عام پتھروں کے ساتھ گوہر ہوتے ہیں
بے حس دُنیا میں کچھ لوگ وفا کے پیکر ہوتے ہیں

خواب میں جب اُسے سناتا ہوں اپنی تازہ غزل
صبح کئی پھول میرے بستر پر ہوتے ہیں

کسی کے چہرے کی شوخی پہ نہ جانا دوستو
اُن کے من میں کئی اُجڑے کھنڈر ہوتے ہیں

ایسے لوگوں پہ خدا کی رحمت برستی ہے
پیار و محبت جن کے دِلوں کے اندر ہوتے ہیں

بڑی سبق آموز شاعری کرنے لگے ہو اصغر
تمہارے سبھی اشعار بڑے پُر اثر ہوتے ہیں

......☆......

کٹہرے میں کھڑا ہوں تیری عدالت سے ڈرتا ہوں
جو مجھے یہاں لے آئی ہے ایسی چاہت سے ڈرتا ہوں

سوچتا ہوں کہ میں اپنا دفاع خود کیسے کروں
اپنا دُشمن ہوں میں اپنی وکالت سے ڈرتا ہوں

میرے عشق کی رُوداد تو بڑی طویل ہے جانم
ہر بات لکھ نہ سکا اس کی طوالت سے ڈرتا ہوں

میری شرافت پہ کہیں کوئی داغ نہ لگ جائے
جتنے دُنیا میں ہیں ہر بے غیرت سے ڈرتا ہوں

تیری محبت نے اصغر کا کیا حال بنایا ہے
اپنا حال دیکھ کر ایسی حالت سے ڈرتا ہوں

......☆......

آنسوؤں کے دے گیا ہے نالے مجھے
کر گیا ہے وہ غموں کے حوالے مجھے

اِس کڑے وقت میں وہ میرے پاس نہیں
اب ایسے عالم میں کون سنبھالے مجھے

یہ پیار محبت میرے بس کا روگ نہیں
اُسے کہو اِس دلدل سے آ کر نکالے مجھے

کاش تُو میرے دِل کی حالت دیکھ سکے
دُنیا میں تنہا چھوڑ کر جانے والے مجھے

......☆......

تُجھے دیکھنے کو بے قرار ہے دِل
تیری اِک نگاہ کا طلب گار ہے دِل

اُسے ہر پَل تیرا انتظار رہتا ہے
تجھے ایک بار مِلنے کا اُمیدوار ہے دِل

کسی سے پیار کی بھیک نہیں مانگتا
اس معاملے میں بڑا خُوددار ہے دِل

اپنی تو کوئی بات نہیں ٹالتا کبھی
میرے لئے بڑا برخوردار ہے دِل

ایسا نہ ہو کوئی اُسے مجھ سے چُرا لے
اب تو رات دِن رہتا خبردار ہے دِل

......☆......

دِل جو کسی سے محبت کرنے سے باز نہ آئے
نہ جانے اس ضدی کو کیسے کوئی سمجھائے

آندھیوں میں جلا رکھا ہے اُمیدوں کا چراغ
کہ شائد بُھولے سے وہ میرے گھر آئے

اُس کی خاطر بیٹھے ہیں پہرہ لگائے
اندھیری رات میں وہ کہیں بھٹک نہ جائے

میں جیتے جی سدا اُس کا غلام رہوں گا
جو ایک بار مجھے اُس یار سے ملائے

چل اصغر اسلم بھائی سے پوچھتے ہیں
شائد وہ اسے ملنے کا بتائیں کوئی اوپائے

......☆......

شہرِ دِل میں ہر کسی کو بسایا نہیں کرتے
خوابوں میں بِنا اجازت جایا نہیں کرتے

موسمِ بہار کی چھاؤں کے مزے لئے جا
پَت جھڑ میں شجر کبھی سایہ نہیں کرتے

میرا دِل توڑنے والے اُسے ساتھ لیتا جا
ٹوٹے ہوئے دِل کسی کے کام آیا نہیں کرتے

دوستی میں اپنا بڑا انوکھا اصول ہے دوستو
آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمایا نہیں کرتے

مسافر جب نئ منزل کی سمت جاتے ہیں
پھر وہ اتنے جلد لوٹ آیا نہیں کرتے

......☆......

میں نے کہا ایک بار دیکھنے والے دوبارہ دیکھنا
جواب آیا ہمیں نہیں یہ پرانا سا چہرہ تمہارا دیکھنا

میں نے کہا تیری جُدائی میں ہم کتنے غم سہتے ہیں
جواب آیا آپ تو سال کے بارہ مہینے اداس رہتے ہیں

میں نے کہا آپ جیسا محسن ملا یہ اثر میری دُعا کا ہے
جواب آیا بھول گئے کہ تمہارے سر کتنا قرض صبا کا ہے

میں نے کہا دیکھنا ایک دِن میری محبت رنگ لائے گی
جواب آیا فکر نہ کرو یہ محبت بھی تمہیں راس نہ آئے گی

میں نے کہا میرے نصیب میں کیا آپ کا وصال ہے
جواب آیا کیا ہوائی سفر کے ٹکٹ کے لئے جیب میں مال ہے

......☆......

محبت میں عاشقوں کے سر کٹتے رہتے ہیں
مرنے کے بعد لوگ انہیں یاد کرتے رہتے ہیں

دُنیا بھر میں میرے جتنے حبیب و رقیب ہیں
سبھی میری غزلیں نظمیں پڑھتے رہتے ہیں

یار لوگ کسی نہ کسی مصیبت میں پھنستے رہتے ہیں
یہ اپنی ہمت ہے کہ ہم پھر بھی ہنستے رہتے ہیں

میرا دِل دو چار دِن سے زیادہ ویران نہیں رہتا
کچھ پیارے لوگ اس میں آ کر بستے رہتے ہیں

ہم جنہیں مِلنے کو ہر پَل ترستے رہتے ہیں
وہ چُھپ چُھپ کے اصغر کو تکتے رہتے ہیں

......☆......

رات کی تیرگی وحشت اُگل رہی ہے
لگتا ہے سکوت کی شمع جل رہی ہے

میں نے دِل دیا تھا جِسے بڑے پیار سے
وہ اُسے کسی پُھول کی طرح مسل رہی ہے

اے غمِ تنہائی آ لوٹ کر دونوں گھر چلیں
دیکھ پو پھٹنے والی ہے اور رات ڈھل رہی ہے

غمِ دُنیا ہے غمِ روزگار اور غمِ محبت بھی
مگر زیست کی گاڑی رواں دواں چَل رہی ہے

جو ہر روز میرا حال پُوچھا کرتی تھی
آج وہی مجھ سے کترا کے چل رہی ہے

......☆......

سُنو ذرا تو دوست محترم
ہو جائے مجھ پہ نظرِ کرم

ہمیں تو رشک آتا ہے تم پہ
مگر تم رکھتے نہیں ہمارا بھرم

ہیں اور بھی حسین دُنیا میں
مگر ہم تُجھ پہ مر مِٹے ہیں صنم

آپ کی طبیعت تو ہے ذرا گرم
لیکن ہمیں دِل ملا ہے بڑا نرم

مجھے تم اپنی پناہ میں لے لو
اگر خالی ہے تمہارے دِل کا آشرم

......☆......

ہم نے ایک شخص کو دِل میں بسایا تھا
ایک حسیں صُورت کو اپنا بنایا تھا

لگا کہ زیست کے گُلشن میں بہار آئی
جب وہ زندگی میں خُوشی بن کر آیا تھا

میرے دل میں اب کوئی نہیں تیرے سوا
آج دل کی زبانی یہ بات تجھے بتانی ہے

جانِ جاں ایک بار کبھی ملو تو جانیں
کہ کیا روداد تم نے ہمیں سُنانی ہے

اپنی تو یہی آرزو رہی عمر بھر اصغر
کاش کوئی کہے کہ تو میرا دل جانی ہے

......☆......

ہمارے پیارے کے چرچے ہیں گلی گلی
مگر ہم دونوں مِلتے ہیں کبھی کبھی

وہ مجھ سے سرگوشیاں کرتا رہتا ہے
آج کل وہ مجھ سے باتیں کرتا ہے دبی دبی

اس کا صرف ایک ٹیلیفون آنے کی دیر ہے
میں اسے ملنے چلا جاتا ہوں جلدی جلدی

وہ حقیقت میں تو کچھ کرتا نہیں ہے
ہر کسی سے باتیں کرتا ہے بُڑی بُڑی

اپنی پونجی پہ تو اتنا مان نہ کر بندے
یہ یہیں رہ جائے گی دھری دھری

......☆......

تیرے دم سے میری زیست میں تازگی ہے
یہ سب تو تیری باتوں کی شگفتگی ہے

تُو نے میری زیست کو ضیا بخشی جاناں
میں ہوں تیرا چاند تُو میری چاندنی ہے

یہ بندھن تو مر کر بھی نا ٹُوٹے گا کبھی
ہم دونوں کی کچھ اِس طرح کی دوستی ہے

مجھے اندھیروں سے کوئی خوف نہیں ہے
میرے ساتھ تیری چاہت کی روشنی ہے

اب نہ ایس ایم ایس نہ ہی فون کرتے ہو
اتنا بتا دو کیا ہم سے کوئی ناراضگی ہے

مجھے سکون سے کیوں نہیں جینے دیتے
اتنا بتا دو اصغر سے تمہاری کیا دُشمنی ہے

......☆......

چوری جو دل کا ساماں ہوا تو کیا کرو گے
وہ ستم گر جو مہرباں ہوا تو کیا کرو گے

گھر سے نکلے تو ہو محبت کی تلاش میں
اِس میں اگر چاک گریباں ہوا تو کیا کرو گے

ابھی تو محبت کے دم سے زیست پر بہار ہے
زندگی میں جو موسم خزاں ہوا تو کیا کرو گے

نئے ساتھی کو لے کر چلے تو جا رہے ہو
راستے میں اُس کا مکاں ہوا تو کیا کرو گے

کسی سے محبت کا پیمان تو کر بیٹھے ہو
اُس کی جُدائی میں دل پریشان ہوا تو کیا کرو گے

......☆......

جب کسی سے کوئی کام ہو وہ تب نہیں ملتا
یہاں کوئی کسی سے بغیر مطلب نہیں ملتا

ہر کسی کے ملنے میں کوئی راز ہوتا ہے
دُنیا میں کوئی کسی سے بے سبب نہیں ملتا

سچے دل سے ڈھونڈو تو سب مِل جاتا ہے
کون کہتا ہے کے ہر کسی کو رب نہیں ملتا

اُس کے گھر جاکر ہمیں بڑا دُکھ ہوتا ہے
وہ اپنے گھر پہ کسی کو جب نہیں ملتا

دن میں تو بڑے پیار سے ملتا ہے مجھے
اگر کبھی نہیں ملتا تو بوقت شب نہیں ملتا

......☆......

وہ کانچ جیسی نازک کمر رکھتا ہے
میرے دل میں اپنا گھر رکھتا ہے

دُنیا کے کسی خطے میں چلا جاؤں
وہ میری ہر بات کی خبر رکھتا ہے

نظروں سے اوجھل ہونے نہیں دیتا
ہر گھڑی مجھ پہ نظر رکھتا ہے

میرے لئے وہ ایسا اک شجر ہے
جو ساتھ محبت کا ثمر رکھتا ہے

میرے پیار کا پنچھی اُڑنے لگا ہے
اب وہ بھی بال و پر رکھتا ہے

......☆......

جب راج سے لوگ بے زار نظر آتے ہیں
اِس کے بعد بغاوت کے آثار نظر آتے ہیں

انجانے میں جنہیں اپنا یار سمجھ بیٹھے
اب وہ تو بڑے فنکار نظر آتے ہیں

جو لوگ فرعون بنے پھرتے تھے
آج وہی سایۂ دیوار نظر آتے ہیں

کسی غریب کے آنسو کوئی نہیں پونچھتا
سب دولت مندوں کے طرف دار نظر آتے ہیں

اُمتِ مسلمہ کے لئے بڑا کڑا وقت ہے
پروردگار کی رحمت کے طلب گار نظر آتے ہیں

......☆......

میرے دل میں جو پناہ گیر ہے
میرا دل اُسی یار کی جاگیر ہے

کئی بار تو یوُں لگتا ہے
کے میں رانجھا وہ ہیر ہے

دو دلوں کا مِلن کبھی ہوا نہیں
سچی محبت کی یہی تقدیر ہے

اُس سے بات کر کے یوُں لگتا ہے
کے وہ میرے خوابوں کی تعبیر ہے

مجھے اور کسی سے کیا غرض
اصغر تو آپ کے در کا فقیر ہے

......☆......

تُجھ سے مِلنے میں دشواری رہتی ہے
بڑی بوجھل طبیعت ہماری رہتی ہے

ایسا نہ ہو اچانک تیرا بُلاوا آ جائے
ہر پل تُجھے مِلنے کی تیاری رہتی ہے

شائد کبھی شوق پُورا ہو تیری دید کا
تُجھے دیکھنے کی آرزو ہماری رہتی ہے

آنکھیں میچ لیتا ہوں تیرا تصور کر کے
پھر کئی دن آنکھوں میں خماری رہتی ہے

یُوں لگتا ہے تُم اصغر کو بُھول گئے ہو
مگر میرے دل میں یاد تمہاری رہتی ہے

……☆……

ہمارے نصیب میں ایسے مقدر آئے
جب کبھی پُھول مانگے تو پتھر آئے

میں سدا کے لئے اُسے یہیں بسا لوں
ایک بار وہ کبھی میرے گھر آئے

گئے تو تھے اُنہیں حال دل سنانے
کُچھ کہے بِنا ہی کُوچے سے گزر آئے

وعدہ کیا تھا ملیں گئے خواب میں
اُنہیں آنا تھا وہ نہ مگر آئے

جب کبھی اسے ایک نظر دیکھوں
محبت کا سمندر دل میں اُتر آئے

میرے گھر کی رونق اور بڑھ جائے
ایک بار تو جو کبھی اُدھر آئے

......☆......

اُس کے لئے میرا دل مٹی کا کھلونا ہے
اُسے کیا خبر کے یہ تو کھرا سونا ہے

بے وفاؤں سے محبت کرنے کا حاصل
دُنیا والوں سے چُھپ چُھپ کہ رونا ہے

محبت میں ہمیں سرخرو ہونا ہے
شِکوے شکائتوں کے داغ دھونا ہے

کس کس بات کا تم مان کرو گے
ایک دن ہر ذی روح کو ختم ہونا ہے

یہاں کوئی کسی کی قدر نہیں کرتا
ہر کسی کو اسی بات کا رونا ہے

......☆......

جُرمِ اُلفت کے سزاوار ہیں ہم
تیری چاہت کے طلب گار ہیں ہم

جب جی چاہے تُو ہمیں آزما لے
ہر آزمائش کے لئے تیار ہیں ہم

تیری محبت نے اتنا لاغر کر دیا
کے اب زیست سے لاچار ہیں ہم

تُو چاہے اس بات کا اقرار نہ کر
مگر تیرے دل کی پُکار ہیں ہم

دولت ایمان بخشی ہے مولا نے
کون کہتا ہے کہ نادار ہیں ہم

......☆......

لوگ ہمیں زخم عطا کرتے رہتے ہیں
تنہائی میں بیٹھ کر اُنہیں سِلتے رہتے ہیں

جب ہمارا سارا جسم چھلنی ہو جاتا ہے
زخم خُود دھیرے دھیرے بھرتے رہتے ہیں

دولت والوں کے تو وارے نیارے ہیں
غریب وقت کی چکی میں پِستے رہتے ہیں

اب تو خلوص میں بھی ملاوٹ ہو گئی ہے
بغض رکھنے والے بھی گلے ملتے رہتے ہیں

سبھی لوگ ہمیں روتی صُورت کہتے ہیں
مگر ہم تو سدا مسکراتے رہتے ہیں

......☆......

اب اُنہیں ہم سے اُلفت نہیں رہی
اپنے پاس پیار کی دولت نہیں رہی

اُن کے غم کے سہارے جیئے جا رہا ہوں
مگر زِیست میں اب وہ لذت نہیں رہی

میں بھی اُلجھ گیا ہوں کام کاج میں
اُنہیں یاد کرنے کی فُرصت نہیں رہی

نہ جانے وہ کیوں رُوٹھ گئے ہم سے
لگتا ہے اُنہیں ہماری ضرورت نہیں رہی

چھوٹی چھوٹی باتوں سے وہ دُور ہو گئے
ہمارے درمیاں اب وہ قُربت نہیں رہی

اپنی تو کوئی خواہش پُوری نہیں ہوتی
اب دل میں کوئی حسرت نہیں رہی

......☆......

وہ خاتون جو بڑے دِل والی ہے
میرا دل اُس کے در کا سوالی ہے

اس میں ایسی کوئی خاص بات نہیں
مگر میرے لئے اُس کا کردار مثالی ہے

جسے میری ہر بات فرضی لگتی ہے
وہ محبوب بھی تمہاری طرح خیالی ہے

یہ سب تیرے پیار کے صدقے ہے جاناں
زیست کے باغ میں ہر سمت ہریالی ہے

میرے طلسماتی تاج محل میں چلے آؤ
تمہارے لئے اُس کا ہر کمرہ خالی ہے

......☆......

میرے یار کو گر مجھ پہ پیار آ جائے
زیست میں ایک بار پھر بہار آ جائے

میں اُسے ایک معجزہ ہی سمجھوں
جو ڈاک میں پیغامِ وصل یار آ جائے

موت سے ڈر کر اُسے چھوڑ نہیں سکتا
میرے سامنے گر صلیب و دار آ جائے

میں آج کے دن کو عید سمجھوں
میرے غریب خانے پہ گر میرا یار آ جائے

اسے دیکھ کر میں اپنے ہستی بھلا دوں
میرے سامنے جو اُس کا لب و رخسار آ جائے

......☆......

اے دوست تُو ہر پل میرے دھیان میں ہے
پھر کیوں اتنی دُوری ہمارے درمیان میں ہے

ذرا دیکھنا آنکھوں سے اَشک نہ بہنے پائیں
غور سے سُن کتنا درد میری داستان میں ہے

بقول تیرے تیری ہر بات سچی ہے جاناں
بتا پھر کیوں اتنی لکنت تیری زبان میں ہے

اپنے دل کی گہرائیوں سے چاہا ہے تجھے
مجھے بتا گر کوئی جھوٹ میرے بیان میں ہے

ہوں گے اور بھی حسیں اس دُنیا میں لیکن
کیا تیرے جیسا کوئی حسیں اِس جہان میں ہے

......☆......

کسی کی محبت میں یہ سزا مِلی ہے
رُوح سلامت ہے جسم کو فنا مِلی ہے

ہم تو ہر کسی سے بھلائی کرتے رہے
نہ جانے کس سے ہمیں بد دُعا مِلی ہے

وہ جس کا پیار ہمارے مقدر میں نہ تھا
اُس سے ہماری تقدیر کیسے جا مِلی ہے

ہم پہ تو سب نے ظلم و ستم ڈھائے
ہماری جانب سے سب کو وفا مِلی ہے

جب کسی صحرا میں میرا کارواں پہنچا
کانوں میں رس گھولتی اک صدا مِلی ہے

......☆......

جس دن سے خوابوں میں ہُوا ہے آنا آپ کا
اُس دن سے ہی میں ہوگیا ہوں دیوانہ آپ کا

آپ ہمیں نظر انداز کرتے ہیں کرتے رہیں
میں کئی سالوں سے ہوں پروانہ آپ کا

میں مرتے دم تک اِس بات کو یاد رکھوں گا
مجھے بُرے سپنے کی طرح بُھلانا آپ کا

دیکھنا یہ ہماری جان لے کے رہے گا
ہجر کی تاریکیوں میں ڈُوبا ہوا یارانہ آپ کا

زندگی بھر اصغر کی یہ حسرت ہی رہی
کہ کاش میرے دل میں ہوتا آشیانہ آپ کا

......☆......

لوگ محبت میں ٹھوکریں کھاتے ہیں
وقت گزرنے کے ساتھ سنبھل جاتے ہیں

چاہت میں انسان کو غم ہی غم ملتے ہیں
مگر دیوانے محبت سے کب باز آتے ہیں

ہم جب بھی کسی سے مراسم بڑھاتے ہیں
ہر بار نئے سے نیا زخم کھاتے ہیں

زیست پہ جب تنہائی کا راج ہوتا ہے
پھر ہمیں بچھڑے ساتھی یاد آتے ہیں

میں جب بھی اُسے خط لکھتا ہوں
وہ کہتی ہے الفاظ پُھول بن جاتے ہیں

......☆......

ایسا مسافر ہوں جس کا ہم سفر نہیں ہے
مجھے منزل کی بھی کوئی خبر نہیں ہے

جسے مانگا تھا خدا سے وہی نہیں مِلا
شاید میری دعاؤں میں اثر نہیں ہے

میں اپنے پیارے یار کو کیسے مناؤں
جو میری خطاؤں کو کرتا درگزر نہیں ہے

یہ اس کا تغافل ہے یا نہ جانے کیا
یہ نہیں کہ اُسے میرے حال کی خبر نہیں ہے

ایک دن اُسے میرا خیال آئے گا ضرور
اُس کا دل موم ہے کوئی پتھر نہیں ہے

میرا شہر اُس کے لئے اجنبی تو نہیں
مگر وہ بُھول کر بھی آتا اُدھر نہیں ہے

میں جیتے جی تُجھے کیسے بُھول جاؤں
اتنا پتھر دل تو تیرا یہ یار اصغر نہیں ہے

اصغر جو کچھ لکھتا ہے سب فرضی ہے
کچھ بھی کسی کی نذر نہیں ہے

......☆......

وہ میرے سچ کو گماں سمجھتا ہے
حقیقت کیا ہے وہ کہاں سمجھتا ہے

جو مجھے درِدویش کہتا تھا کبھی
اب وہی مجھے پیرِ مغاں سمجھتا ہے

وہ میری کسی بات کا یقیں نہیں کرتا
مگر اصغر اُسے مہرباں سمجھتا ہے

دُنیا کے سامنے مجھے نظر انداز کرتا ہے
ویسے وہ میرا ہر اک بیاں سمجھتا ہے

میری زیست میں اُس کے دم سے ہے اُجالا
اصغر اُسے اپنے گلشن کا باغباں سمجھتا ہے

......☆......

حوصلہ بلند ہے اور ہاتھ میں قلم رکھتے ہیں
سرِ عام حق بات کہنے کا دم رکھتے ہیں

میرے مولا نے محبت بھرا دِل بخشا ہے
اپنی آنکھوں میں حیا و شرم رکھتے ہیں

دُنیا کے سامنے اُنہیں کریدنے کی عادت نہیں
ورنہ سینے میں بے شمار زخم رکھتے ہیں

اکیلے میں تو بڑا پیار جتاتے ہیں وہ
مگر محفل میں نہ میرا بھرم رکھتے ہیں

وہ دوست اصغر کا تمسخر اُڑاتے ہیں
جنہیں ہم دِل و نظر میں محترم رکھتے ہیں

......☆......

بے گھر ہیں کوئی مکاں نہیں ہے
یہاں اپنا کوئی آشیاں نہیں ہے

میرا جسم جو تمھیں نظر آتا ہے
اِس میں رتی بھر بھی جان نہیں ہے

جس کے خیالوں میں ہم کھوئے ہیں
ہماری سمت اُس کا دھیان نہیں ہے

منہ زبانی وعدے تو سبھی کرتے ہیں
مگر اُنہیں نبھانا کوئی آساں نہیں ہے

ہم کسی فریب میں نہیں آنے والے
اب اصغر اتنا بھی ناداں نہیں ہے

......☆......

مجھے دل کی بات وہ کہنے نہیں دیتا
غموں کو تنہا مجھے سہنے نہیں دیتا

اپنے دُکھوں کو چھپا لیتا ہے مسکراہٹوں سے
مگر مجھے کبھی اُداس رہنے نہیں دیتا

اپنے پیار کی زنجیر میرے پاؤں میں ڈال کر
ایک پل بھی آنکھوں سے اوجھل ہونے نہیں دیتا

میرے خوابوں میں آ کر ہلچل مچا دیتا ہے
مجھے سکون سے وہ سونے نہیں دیتا

ستم کرنے پہ آئے تو انتہا کر دیتا ہے
اور ستم ظریفی یہ ہے کہ رونے نہیں دیتا

......☆......

وہ اپنے حسن سے قتل عام کرتے ہیں
ہم دفاع کی کوشش ناکام کرتے ہیں

مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آتی
وہ کیوں ایسا صبح و شام کرتے ہیں

چاہتے ہوئے بھی انہیں بُھلا نہیں پاتے
ہر روز ہم کوشش ناکام کرتے ہیں

میرے دل کی گلی سے گزرتے ہیں جب
بڑے پیار سے ہم اُنہیں سلام کرتے ہیں

وہ آئیں نہ آئیں دِل ناشاد کی محفل سجانے
ہم ہر شب اپنی بزم کا اہتمام کرتے ہیں

......☆......

راز اپنی محبت کا کھولتے نہیں ہیں
اُن کے سامنے ہم کچھ بولتے نہیں

تیرے پیار کے سامنے دولت کیا ہے
محبت کو ہم دولت سے تولتے نہیں ہیں

خدا اپنے پیاروں کو آزماتا رہتا ہے
اسی لئے کڑے وقت میں ہم ڈولتے نہیں ہیں

کسی بے وفا کی یاد میں رو رو کر
اپنے انمول موتی مٹی میں رولتے نہیں ہیں

ہم اپنے دُکھوں کو خُود ہی جھیلتے ہیں
کسی کے ساتھ اُنہیں پھولتے نہیں ہیں

……☆……

وہ مصائب میں بھی مسکراتا رہتا ہے
میں رُوٹھتی رہتی ہوں وہ مناتا رہتا ہے

مِلنے کے وعدے تو کئی بار کرتا ہے
جُھوٹے وعدوں پہ مجھے ٹالتا رہتا ہے

میں جب بھی کچھ لکھنے لگتی ہوں
اپنی باتوں سے میرا حوصلہ بڑھاتا رہتا ہے

میں کیوں نہ اُسے سچے دِل سے پیار کروں
جو میری خاطر درد بھری نظمیں سناتا رہتا ہے

میں جب بھی اُداس ہوتی ہوں
اپنی نمکین شاعری سے ہنساتا رہتا ہے

......☆......

تیرا پیار پانے کی جستجو رہتی ہے
تصور میں تجھ سے گفتگو رہتی ہے

میرے دِل میں تیرے سِوا اور کوئی نہیں
وہاں فقط صرف تُو ہی تُو رہتی ہے

تیرے ہجر میں اشک بہتے رہتے ہیں
کئی دِنوں سے آنکھ لہو لہو رہتی ہے

مجھے تنہائی کا کبھی احساس نہیں ہوتا
تو ہر گھڑی میرے چار سُو رہتی ہے

اصغر کی کوئی اور خواہش تو نہیں جاناں
صرف تُجھ سے بات کرنے کی آرزو رہتی ہے

......☆......

جو حقیقت سے آنکھ چُرانے والا ہوتا ہے
وہ در در کی ٹھوکریں کھانے والا ہوتا ہے

دُنیا والوں کو نہ اپنے زخم دکھانا دوستو
یہاں ہر کوئی نمک لگانے والا ہوتا ہے

جو لوگوں سے جُھوٹے عہد و پیاں کرتا رہے
وہ زندگی بھر آنسو بہانے والا ہوتا ہے

اپنے رب کے سامنے جو سرِ تسلیم خم کر دے
وہ انسان صبر کا پھل پانے والا ہوتا ہے

جس شخص کی زیست میں زیادہ غم ہوں
وہ ہر محفل میں مسکرانے والا ہوتا ہے

......☆......

اپنی قسمت میں شام نہ سویرا ہے
جدھر دیکھوں اندھیرا ہی اندھیرا ہے

گِلے شکوؤں سے کام نہ لے جاناں
فقط صرف اتنا بتا کیا حال تیرا ہے

میرا دُنیاوی تبسم نہ دیکھ اے دوست
تیری جُدائی میں چھلنی جگر میرا ہے

کیوں ایک دوسرے سے جنگ کریں
یہاں نہ کچھ میرا نہ کچھ تیرا ہے

وفا کی اِک زندہ تصویر ہے اصغر
مت سمجھ کے یہ کوئی لٹیرا ہے

......☆......

محبت میں ایسی بے سرو سامانی ہے
مصائب سے بھری اپنی زندگانی ہے

علم نہیں تھا کہ اُلفت میں غم ملتے ہیں
اب محبت کی اصل حقیقت جانی ہے

ہر شب تُجھے خوابوں میں دیکھتا ہوں
شائد اس لئے زیست اب سہانی ہے

جس دن سے بچھڑا ہوں تجھ سے
اس دن سے اشکوں کی روانی ہے

میری زندگی ہے کسی دشت کی صورت
اس تنہائی کے جنگل میں بیابانی ہے

اے دوست ایک تو ہے بھری دنیا میں
جس نے اصغر کی اصل قدر جانی ہے

......☆......

دل میرا زیادہ دیر ناشاد نہیں رہتا
اب مجھے کوئی بے وفا یاد نہیں رہتا

صدیوں کا سامان کرنے والے سُن
سدا دنیا میں کوئی آباد نہیں رہتا

اب تو بُلبل بھی آشیانہ بنانے سے قبل
پوچھتی ہے کیا یہاں کوئی صیاد نہیں رہتا

مفاد پرست لوگوں سے دوستی کرنے والا
زیادہ دیر صاحبِ جائیداد نہیں رہتا

جس انسان کو اپنے اللہ کا سہارا ہو
ایسا شخص کبھی بھی برباد نہیں رہتا

......☆......

وہ بات بات پہ سوال کرتا ہے
مگر میرا بڑا خیال کرتا ہے

دنیا میں کیا ہو رہا ہے
اس بارے میں بڑا ملال کرتا ہے

خاموش طبیعت پائی اس نے
جب بات کرتا ہے بے مثال کرتا ہے

میں اس سے دُور جانا چاہوں
تو اپنی محبت سے یرغمال کرتا ہے

مجھ سے بات کرتا ہے پیار سے
مگر ڈانٹنے میں کمال کرتا ہے

......☆......

اُس کا جو دیدار ہو گیا ہے
اپنا تو بیڑا پار ہو گیا ہے

ہم نہیں جانتے محبت کیا ہے
لگتا ہے ہمیں پیار ہو گیا ہے

اس کی محبت ملنے کے بعد
جیون پُر بہار ہو گیا ہے

ہم نے خود کو لاکھ بچانا چاہا
مگر دل بے اختیار ہو گیا ہے

ایک بار نظر سے نظر کیا ملی
اُسے بُھولنا دُشوار ہو گیا ہے

......☆......

ہم غریبوں پہ کبھی نظر کرم کیا کرو
اگر سُکھ نہیں دے سکتے تو دُکھ نہ دیا کرو

معصوم لوگوں کو ستانا شاید آپ کا مشغلہ ہو
مگر ہم جیسے درویشوں پہ رحم کیا کرو

جن کی نظر میں جذبات کی کوئی قدر نہ ہو
ایسے ستم گر لوگوں کو دل نہ دیا کرو

زندگی میں غم کی برساتیں ہوتی رہتی ہیں
مگر تم ہر پل خوشی جیا کرو

آنکھوں سے اشکوں کو بہنے نہ دینا
غموں کے دور میں صبر کا پیالہ پیا کرو

......☆......

کیا بتاؤں کہ کیا کرتا رہتا ہوں
تیری یادوں سے لڑتا رہتا ہوں

تیری پیار بھری باتوں کو یاد کر کے
کسی چراغ کی صورت جلتا رہتا ہوں

تیری یاد میں لکھتا ہوں غزلیں نظمیں
پھر دن بھر اُنہیں پڑھتا رہتا ہوں

جب کوئی نہیں سنتا میری آہ و فغاں
تنہائی میں بیٹھ کر آہیں بھرتا رہتا ہوں

میری راتیں گزرتی ہیں گِن گِن تارے
چاند کو اپنے دکھڑے سناتا رہتا ہوں

......☆......

دُکھ میں خود کو صبر کا سمندر بنا لیتے ہیں
اپنے خلوص سے جگہ دِلوں کے اندر بنا لیتے ہیں

تنہائی جیسی بلا کو دُور رکھنے کی خاطر
اپنی حسین یادوں کا ایک کھنڈر بنا لیتے ہیں

اسے کب اور کس تاریخ کو ہمیں ملنا ہے
اس کے لئے کاغذ پر کیلنڈر بنا لیتے ہیں

لوگوں سے ہمدردیاں حاصل کرنے کی خاطر
ہرے کپڑے پہن کر خود کو قلندر بنا لیتے ہیں

دُشمنوں کے دِلوں میں ہمارا خوف کیوں نہ ہو
وقت آنے پر اپنے قلم کو خنجر بنا لیتے ہیں

......☆......

میرا دِل جگر و جان تمہارا ہے سب
کیا دوستی کرنے کا ارادہ ہے اب

نہ جانے آپ ہم سے کیوں خفا ہیں
کاش جان سکتے اس بات کا سبب

تیرے بنا ایک پَل بھی صدری لگتا ہے
مجھے ہوش نہیں ہوتا کہ دن ہے یا شب

ہم نے تمہی کو چاہ تمہیں چاہتے رہیں گے
اتنا نہ ستاؤ کہ ہمیں رہے نہ تمہاری طلب

مجھے کسی مصنوعی سہارے کی کیا حاجت
میرے لئے کافی ہے اک میرا رب

......☆......

ہم نے جس کسی سے بھی پیار کیا
انہی لوگوں نے ہمیں اشکبار کیا

حق بات سرِ عام کہہ دیتے ہیں
کبھی نہ کسی کی پیٹھ پیچھے وار کیا

ہم دونوں کا مِلن ہو نہ سکا
اس کی خاطر جتن بار بار کیا

اپنی زہریلی باتوں کے نشتر چلا کر
ہر تیر میرے جگر کے پار کیا

ہم بھی کتنے سادہ دل تھے اصغر
وہ ایسے لوگوں پہ انجانے میں اعتبار کیا

......☆......

کسی سے اپنا یارانہ نہیں رہا
یہاں کوئی یار پرانہ نہیں رہا

خانہ بدوشوں کی طرح ہے زندگی
تیرے دِل کے سوا ٹھکانہ نہیں رہا

محبت کے بدلے نفرت ہی ملی ہے
اب میرا مزاج عاشقانہ نہیں رہا

اب اس کا کوئی پیغام بھی نہیں آیا
شائد اس کا عشق باغیانہ نہیں رہا

اب میں کیسے اسے ملنے جاؤں
میرے پاس بھی کوئی بہانہ نہیں رہا

......☆......

محبت میں ایسی خیرات مِلی ہے
زخموں کی مجھے سوغات مِلی ہے

اُجالے تُجھ کو مبارک ہوں یارا
ہم کو تو سیاہ رات مِلی ہے

خوشی کی تلاش میں نکلے تھے
مگر آنسوؤں کی برسات ملی ہے

ہم تنہا ہی رہ گئے دُنیا میں
ہم کو نہ کسی کے چاہت مِلی ہے

تیری چاہت نے ایسی جِلا بخشی
بے جان جسم کو حیات مِلی ہے

......☆......

میں اس سے وفا کر رہا ہوں
وہ سمجھتا ہے دغا کر رہا ہوں

اس سے محبت کرنے کے بعد
پیار نہ کرنا صدا کر رہا ہوں

حق بات کہنے کی عادت ہے
کئی لوگوں کو خفا کر رہا ہوں

جو کہتا ہوں کر گزرتا ہوں
پھر سوچتا ہوں یہ کیا کر رہا ہوں

تیری سلامتی کی دُعا کر رہا ہوں
یُوں محبت کا حق ادا کر رہا ہوں

......☆......

تنہا ہیں کوئی پیار کرنے والا نہیں
ہم سے کوئی بھی لڑنے والا نہیں

دل کی کتاب میں تو بہت کچھ لکھا ہے
مگر اُسے کوئی پڑھنے والا نہیں

ہم تو سبھی دوستوں سے ڈرتے ہیں
ہم سے تو کوئی ڈرنے والا نہیں

ہم نے تو دُنیا میں پیار ہی پیار بانٹا
کوئی ہمارے آنسو پونچھنے والا نہیں

یہاں مطلب کے ہیں سب رشتے اصغر
کوئی کسی پہ جاں نثار کرنے والا نہیں

......☆......

کسی دِل کے شہر کے ناظم نہیں ہیں
ہم کسی ملک کے شاعرِ اعظم نہیں ہیں

آپ کیوں مجھ پہ تڑیاں لگاتے ہیں
ہم دوست ہیں کوئی خادم نہیں ہیں

آپ جیسے دوستوں کی قدر نہ کریں
ہم آپ لوگوں کی طرح ظالم نہیں ہیں

کئی انسان شیطان سے بھی آگے بڑھ گئے
لگتا ہے یہ اولادِ آدم نہیں ہیں

ہمیں رعب سہنے کی عادت نہیں
اسی لئے کسی کے ملازم نہیں ہیں

......☆......

میرے درد کی دوا دے دو
کچھ تو بنامِ خدا دے دو

کہاں چُھپے بیٹھے ہو پیارے
اِک بار تو صدا دے دو

نفس سے جہاد کر رہا ہوں
پیاری سی دعا دے دو

جہاں تخیل کو اُڑا سکوں
مجھے ایسی کھلی فضا دے دو

اگر میں تمہارا مجرم ہوں
تو کوئی میٹھی سی سزا دے دو

......☆......

یُوں لگتا ہے کہ وہ موجِ صبا ہے
میں اُسے پیار کرتا ہوں یہی خطا ہے

میری آنکھوں نے اسے دیکھا ہی نہیں
مگر میرا دِل تو اس سے آشنا ہے

سبھی کہتے ہیں میرا مرض لا علاج ہے
میرے درد کی صرف اسی کے پاس دوا ہے

میں کیوں نہ اسے اپنا چارہ گر کہوں
جس کے ہاتھوں میں شفا ہی شفا ہے

نہ جانے کیسے مناؤں اس ضدی یار کو
ان دنوں جو اصغر سے کچھ کچھ خفا ہے

......☆......

میرا وہ دوست بڑا وفا شناس ہے
جو دور ہو کے بھی میرے پاس ہے

اس سے وصل کی آس لگائے بیٹھا ہوں
مگر مجھے اس کا ہجر ہی راس ہے

اس کی خوشبو رچی ہے فضاؤں میں
یُوں لگتا ہے وہ میرے آس پاس ہے

آنکھوں کی کلیوں کو تیرا انتظار ہے
تیرے بن میری دُنیا مگر اداس ہے

مجھے تیری ہر اُلجھن کا احساس ہے
یہ نہ سمجھنا کہ اصغر خود شناس ہے

......☆......

دوستوں کا بھرم رکھنا پڑتا ہے
اپنے منہ میاں مٹھو بننا پڑتا ہے
دشمنوں کی تو ہمیں کوئی فِکر نہیں
مگر پیارے دوستوں سے ڈرنا پڑتا ہے
محبت کا کھیل اب ہم نہیں کھیلتے
سنا ہے اس میں مرنا پڑتا ہے
کئی بار کسی کی خوشی کی خاطر
نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسنا پڑتا ہے
کسی محبوب کا پیار پانے کی خاطر
معاشرے میں اپنا مقام بنانا پڑتا ہے

......☆......

کبھی خود ہی میرا فون ملاتے ہو
پھر اچانک ہی رُوٹھ جاتے ہو

ہم سے کیوں خفا خفا رہتے ہو
اس کا سبب بھی نہ سمجھاتے ہو

ویسے تو تم بڑے پیارے ہو
مگر غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہو

دوستوں میں اکثر ایسی بات ہو جاتی ہے
ایسی باتیں کیوں دل سے لگاتے ہو

کہاں گئیں وہ محبت بھری سوغاتیں
مجھے کیوں اس طرح تڑپاتے ہو

......☆......

آنکھوں میں نالے لب پہ دُعا رکھتے ہیں
اور بھی بہت کچھ اُن کے سِوا رکھتے ہیں

تمہیں مِلنے کے سِوا کوئی خواہش نہیں
ہم اپنی ہر خواہش کا نام صبا رکھتے ہیں

تمہاری اور کوئی نشانی تو ہمارے پاس نہیں
تمہاری یادوں کو سینے سے لگا رکھتے ہیں

ہمیں تو سبھی کج ادا لوگ ملتے ہیں
ہم تو اپنے دامن میں وفا رکھتے ہیں

تیرے ہجر میں میرے جو لمحے گزرتے ہیں
پیار سے ان کا نام سزا رکھتے ہیں

......☆......

جو لوگ میرے دِل کو بھاتے ہیں
وہی مجھ سے جُدا ہو جاتے ہیں

اپنی زیست میں تو غم ہی غم ہیں
مگر ہم کبھی نہ آنسو بہاتے ہیں

ہماری زندگی میں غم آئے یا خوشی
ہم تو ہر دور میں مسکراتے ہیں

مجھے جب بھی کوئی خُوشی مِلتی ہے
پھر آپ مجھے بہت یاد آتے ہیں

جب بھی غموں کے بادل آتے ہیں
یادوں کی چادر اوڑھ کر سو جاتے ہیں

......☆......

آج اپنے دِل کی بات کہنے دے
اپنے دل میں مجھے رہنے دے

ایک دِن ان کا عادی ہو جاؤں گا
میرے غم مجھے تنہا سہنے دے

ایسی باتوں کا تُو ملال نہ کر
لوگ جو کہتے ہیں کہنے دے

میرے زخموں کا مداوا نہ کر
ابھی کچھ دیر انہیں رسنے دے

مجھے اِک خاص بات کہنی تھی
چھوڑ اسے میرے دِل میں رہنے دے

......☆......

کسی کو دوستوں میں نہ شمار کرنا
اپنے سوا کسی اور پہ نہ اعتبار کرنا

سنا ہے حسیں لوگ بڑے بے وفا ہوتے ہیں
بھول کر بھی تم ان سے نہ پیار کرنا

نہ تم قیس ہو نہ وہ تمہاری لیلیٰ ہے
دیوانگی میں دامن نہ تار تار کرنا

سدا اچھے لوگوں کے نقش قدم پہ چلنا
گمراہ لوگوں کی راہ نہ اختیار کرنا

سنا ہے کہ یہ محبت کی قینچی ہے
تم کسی سے بھی نہ کبھی ادھار کرنا

......☆......

یہ دِل اُس کو صدا دیتا ہے
جو مجھ کو سدا دُعا دیتا ہے

وہ میرے سامنے کیوں نہیں آتا
مجھے کیوں اتنی کڑی سزا دیتا ہے

اس کی ہر ادا اوروں سے جُدا ہے
وہ غم میں بھی مُسکرا دیتا ہے

تنہا ہی سارے غم سہتا رہتا ہے
مگر اوروں کا حوصلہ بڑھا دیتا ہے

اصغر پہ خاص کرم ہے مولا کا
ایسے دوست قسمت والوں کو خدا دیتا ہے

......☆......

تیری مہک سے اپنے دِل کو معطر رکھتا ہوں
منزل کی جستجو میں خود کو محو سفر رکھتا ہوں

میرے رخسار کو چُھوتی ہے جب صبا کبھی
اس طرح میں تیرے آنے کی خبر رکھتا ہوں

مجھ سے بات کرتے ہی لوگ دیوانے ہو جاتے ہیں
میں اپنی باتوں میں کچھ ایسا سحر رکھتا ہوں

ایک بار جو دیکھ لے وہ کبھی بُھولتا نہیں
اللہ کے فضل سے شخصیت بڑی پُر اثر رکھتا ہوں

مجھے فخر ہے کہ نسبت ہے کربلا والوں سے
اسی لئے تو نام بھی اصغر رکھتا ہوں

......☆......

نہ جانے کہاں ہے تیری رہائش
تجھے ایک بار دیکھنے کی ہے خواہش

دیوانوں کی طرح شہر شہر پھرتا ہوں
میری آنکھوں کو رہتی ہے تیری تلاش

تمہیں دِل و جان سے چاہتے ہیں جاناں
مگر اپنے پیار کی کبھی کرتے نہیں نمائش

ایک بار میری زندگی میں چلی آؤ جانم
اس کے بعد ہم کریں گے نہ کوئی فرمائش

ہر بار اصغر کو اتنی طویل جُدائی دے کر
کیوں کرتے رہتے ہو تم میری آزمائش

......☆......

جن لوگوں کے یارانے بہت ہوتے ہیں
اُن کی محبت کے فسانے بہت ہوتے ہیں

یُوں تو ساری دُنیا ہی اپنی لگتی ہے
مگر اپنوں میں بے گانے بہت ہوتے ہیں

دیوانوں کی بزم میں آ کر تو دیکھو
ایسے لوگوں میں سیانے بہت ہوتے ہیں

ہر کسی کو اپنا خیر خواہ مانتے ہیں
دنیا میں ایسے انجانے بہت ہوتے ہیں

میں جب بھی دعوت نامہ بجھواتا ہوں
اس کے پاس بہانے بہت ہوتے ہیں

......☆......

بڑی ویرانی ہے میرے دِل کے دیار میں
اب کے برس خزاں چلی آئی ہے بہار میں

میری اُمیدوں کا چمن ہرا بھرا ہو جائے
ایک بار تو جو آئے میرے اُجڑے گلزار میں

میری مجبوری کو بے وفائی کا نام نہ دے
کسی بات کے لئے نہیں ہوں سزا وار میں

اگر پھر بھی تیری نظروں میں مجرم ہوں
تیرے گیسوؤں سے ہو جاؤں گا گرفتار میں

تیرا چہرہ اپنی آنکھوں میں بسا لوں گا
جو ایک بار کر لوں گا تیرا دیدار میں

......☆......

کوئی تو ہو جو میرا درد بتانے آئے
مجھے دو بول محبت کے سنانے آئے

اس اُمید پہ بیٹھا ہوں تیری راہ میں
شائد تو پیار سے مجھے گلے لگانے آئے

اب اتنے مانوس ہو گئے ہیں تنہائی سے
آرزو نہیں رہی کے کوئی دل بہلانے آئے

ہمیں اب مزید ستم سہنے کی ہمت نہیں
کوئی اسے کہہ دے اب نہ دل دکھانے آئے

ہمیں تو آج بھی اس کا انتظار ہے
آخری بار ہی سہی وہ آئے کسی بہانے آئے

......☆......

کسی سے دل لگایا تھا
اسے روح میں بسایا تھا

میرا دِل اس کا دیوانہ تھا
لگتا تھا یہ رشتہ صدیوں پرانا تھا

ہر روز ہماری ملاقاتیں ہوتیں
پھر پیار بھری باتیں ہوتیں

مجھے اور نہ کوئی کام ہوتا
لبوں پہ اس کا نام ہوتا

مجھے اس کے سوا کچھ نہ دکھائی دیتا
اسے میرے سوا کچھ نہ سجائی دیتا

اس کی محبت کے سِوا میرا کوئی نہ کام تھا
میں اس کے گھر والوں کو منانے میں ناکام تھا

میں مفلس اور وہ امیر تھی
اس کے ہاتھ میں میرے نام کی نہ تحریر تھی

ہماری محبت کا بڑا درد ناک انجام تھا
اشک ہجر تنہائی اس کی چاہت کا انعام تھا

زندگی کی ساتھی وہ یادیں ہیں
آج بھی یاد اس کی باتیں ہیں

......☆......

اس کے خط

آج اس کے خط

نظر آئے تو جانا

کے مجھے بھی

کوئی پیار کرتا تھا

میرے آنے کا وہ

انتظار کرتا تھا

میرے خاطر جان

وار کرتا تھا

پھر ایک دن دل

اس کا ٹوٹ گیا

وہ شخص مجھ

سے رُوٹھ گیا

میں اسے کبھی

بھلا نہیں سکتا

اس کی محبت دل

سے مٹا نہیں سکتا

......☆......

تیرے ساتھ بنا میرا جیون برباد ہے
مگر تیرے تصور سے میری دُنیا آباد ہے

تم اسے اپنے قفس میں بند کر لو
میرے دِل کا پنچھی ابھی آزاد ہے

زنداں سے مجھے دار تک لے آیا ہے
اب زنجیر کیوں نہیں کھینچتا کیسا جلاد ہے

مجھے آزاد کر کے اب رو رہا ہے
لگتا ہے یہ تو کوئی رحم دِل صیاد ہے

تیری جدائی میں خود کو بھلا چکا ہوں
اب اصغر کے ساتھ صرف تیری یاد ہے

......☆......

جب سے ہم بچھڑے ہیں

اے دوست جب سے
ہم دونوں بچھڑے ہیں
اس دن سے میں
بے چین رہتا ہوں
اگر فون کی گھنٹی
بجتی ہے تو چونک جاتا ہوں
کہ شائد تمہارا فون ہو
جب دروازے پہ
دستک ہوتی ہے
تو سوچتا ہوں کہ
شائد تم ہو
جب ڈاک آتی ہے
تو پلک جھپکتے
ہی ساری ڈاک
دیکھ لیتا ہوں

مگر ہر بار

مایوسی ہوتی ہے

لگتا ہے کہ

اب تمہارے آنے

کی آس ہی مجھے

زندہ رکھے ہوئے ہے

اور یہ مایوسی

زندگی بھر کی

ساتھی ہے

......☆......

اپنا کوئی دوست نہ تھا زمانے میں
وقت گزرتا رہا لکھنے لکھانے میں

اپنی زیست کو حسیں بنا لیا ہم نے
یہ سب بڑا کام آیا دشمن بنانے میں

جو لوگ اپنے سائے سے ڈرتے ہیں
وہی مصروف ہیں اصغر کو ڈرانے میں

......☆......

آ کر ماہ رمضان چلا گیا
جیسے کوئی مہمان چلا گیا

گیارہ ماہ انتظار رہے گا
نیکیوں کا سامان چلا گیا

جس انسان نے روزہ نہ رکھا
سمجھو اس کا ایمان چلا گیا

......☆......

ہم سوتے ہیں بیدار بھی ہوتے ہیں
کوئی دِل نہ چُرا لے خبردار بھی ہوتے ہیں

دِن رات پہرہ لگا رہتا ہے میرے دِل پر
حفاظت کے لئے چوکیدار بھی ہوتے ہیں

جن لوگوں کا کوئی مسیحا نہیں ہوتا
وہی لوگ زیادہ تر بیمار بھی ہوتے ہیں

......☆......

ہو جاتی ہے ان سے بات کبھی
مگر ہوتی نہیں ہے ملاقات کبھی

کاش وہ میرے پہلو بیٹھے رہیں
زیست میں ایسی آئے رات کبھی

کہاں سے ایسا تعویذ سلیمانی لاؤں
جس سے دُور ہو جائیں مشکلات کبھی

......☆......

میری نظر میں تیرا جمال ہے
مجھے ہر پَل تیرا خیال ہے

تیرا ہجر بھی ایسا ہے جاناں
لگتا ہے جیسے لمحہ وِصال ہے

تُو دور رہ کہ بھی میرے پاس ہے
یہ سب میرے تصور کا کمال ہے

......☆......

وہ اپنا بنا کے سودائی مجھے
دے گیا ہے دردِ تنہائی مجھے

میں جس سے وفا کرتا رہا
آج وہی کہتا ہے ہر جائی مجھے

اس جہاں کو خیر باد کہہ دوں گا
نہ راس آئے گی تیری جُدائی مجھے

......☆......

میرے دامن میں کانٹے تیرے ہاتھ میں گلاب ہے
میری طبیعت میں بچپنا اور تُجھ پہ شباب ہے

جس میں نہ ہو پیار محبت اور ہجر و وصل
بھلا پڑھنے کے لائق کب ایسی کتاب ہے

کسی دِن اچانک میرے پاس چلے آؤ
مجھے حقیقت بھی لگے کوئی خواب ہے

......☆......

سوچتا ہوں کس طرح اُسے بُھول جاؤں
نہ جانے کیسے اُسے اپنے پاس بُلاؤں

وہ جو میرے مقدر میں نہیں ہے
اس کی یاد سے کیوں دِل کو جلاؤں

وہ تو میری کوئی بات نہیں سُنتا
میں کیسے دُکھی دِل کا حال سُناؤں

......☆......

دِل میں تیری جُدائی کا ہے غم
اس لئے آنکھیں رہتی ہیں نم

تم سے بات کرنے کو ترستے ہیں
اِک بار مجھے فون ہی کر دو جانم

ہمیں تم اتنا بھی تو نہ ستاؤ جاناں
کہیں ہو نہ جائیں سدا کے لئے گم سُم

......☆......

ہم ہتھیلی پہ جان رکھتے ہیں
اور منہ میں زبان رکھتے ہیں

تیر و تلوار سے کب ڈرتے ہیں
اشعار میں تیر و کمان رکھتے ہیں

ہمیں اور کسی سے نہیں غرض
اپنا اِک منفرد انداز بیاں رکھتے ہیں

......☆......

جب کبھی خود کو تنہا پاتا ہوں
تیری باتیں یاد کر کے مُسکراتا ہوں

زیست میں جو بھی مصائب آتے ہیں
اُنہیں ایک سپنا سمجھ کر بُھول جاتا ہوں

اُن سے ملنے کی کوئی راہِ نظر نہیں آتی
کچھ ناممکن نہیں یہ بات دِل کو سمجھاتا ہوں

......☆......

اب انسان درندوں سے خون خوار بہت ہیں
اس دنیا میں اپنے مطلب کے یار بہت ہیں

لگتا ہے ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے
جو سبھی لوگ جتاتے پیار بہت ہیں

اب نہ جانے ہماری دوستی کیسے نبھے گی
ہم سادہ دِل اور وہ ہوشیار بہت ہیں

......☆......

یہ جو غزلیں نظمیں ہماری ہیں
یہ سب کی سب نذر تمہاری ہیں

اپنی یادوں کو میرے پاس رہنے دے
مجھے یہ تم سے بھی پیاری ہیں

دُنیا نے تو چاند تک رسائی حاصل کر لی
مگر ہم کل بھی اناڑی تھے آج بھی اناڑی ہیں

......☆......

دشت میں محبت کا شہر بسا کے چھوڑوں گا
ایک دِن تمہیں اپنا بنا کے چھوڑوں گا

تیری محبت کے گیت گنگناتا رہوں گا
پتھر دِل میں چاہت کی نہر بہا کہ چھوڑوں گا

میں جو ٹھان لوں وہ کر گزرتا ہوں
دیکھنا ایک دِن تیرا پیار پا کے چھوڑوں گا

......☆......

ہم جن کی دوستی پہ رشک کرتے ہیں
وہ نہ جانے کیوں ہم پہ شک کرتے ہیں

سوچتے ہیں دِل کا دروازہ کھولیں یا نہ
کافی دیر سے وہ دستک کرتے ہیں

وہ لوگ سر درد کی طرح ہوتے ہیں
جو فضول کی بک بک کرتے ہیں

......☆......

تیرے شہر میں لوگ بڑے ٹیڑھے ملتے ہیں
کوئی اپنا نہیں یہاں سب اجنبی چہرے ملتے ہیں

جس سمت دیکھیں اندھیرے ہی اندھیرے ملتے ہیں
وہ اور ہوں گے جنہیں ہر جانب سویرے ملتے ہیں

تیرا بھی حال کچھ میرے جیسا لگتا ہے جاناں
میرے پاس آج ہم پیار سے گلے تیرے ملتے ہیں

......☆......

کوئی تخت و تاج نہیں چاہیے مجھے
کسی ملک کا راج نہیں چاہیے مجھے

ہم تو سر عام یہ کہتے پھرتے ہیں
اپنی اُلفت کا خراج نہیں چاہیے مجھے

اس خلش میں نہ جانے کیسی لذت ہے
میرے درد محبت کا علاج نہیں چاہیے مجھے

......☆......

میری زندگی کا اِک منشور ہے
دیکھتا ہوں اللہ کو کیا منظور ہے

راستے بڑے کٹھن ہیں جاناں
لگتا ہے منزل ابھی دُور ہے

لبوں پہ تو مسکان رکھتا ہوں
مگر دِل کا آئینہ چُور چُور ہے

......☆......

جو اپنے تھے اغیار ہو گئے ہیں
بڑے بے وفا سبھی یار ہو گئے ہیں

پڑوسنیں میرا چہرہ پڑھتی رہتی ہیں
لگتا ہے مٹھائی کا اشتہار ہو گئے ہیں

کوئی ہمسائی مجھ سے بات نہیں کرتی
سبھی غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں

......☆......

فون کرتا ہوں تو اٹھاتا نہیں کوئی
میرا نمبر بھی ملاتا نہیں کوئی

اب تو قسمت بھی رُوٹھ چکی ہے
بھول کر مِس کال بجھواتا نہیں کوئی

اب کس سے پیار بھری باتیں کروں
میرے خوابوں میں بھی آتا نہیں کوئی

......☆......

وہ میرے سپنوں میں آ کر گزر جاتے ہیں
کوئی نیا الزام ہمارے سر دھر جاتے ہیں

جب ان کے دِل کا موسم خوشگوار ہوتا ہے
پھر پیاری سے نظم میری نذر کر جاتے ہیں

کبھی ہم بھی ان کے سپنوں میں جاتے ہیں
کیا بتائیں ہر بار ہو کے دیدہ تر آتے ہیں

......☆......

ہمارے سامنے بڑے بڑے زیر ہو جاتے ہیں
ہمیں دیکھتے ہی قدموں میں ڈھیر ہو جاتے ہیں

رُو برو ہوں تو کتے کی طرح دُم دبا لیتے ہیں
اپنے گھر قدم رکھتے ہی وہ شیر ہو جاتے ہیں

جنہیں خود کسی سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں
اپنے ساتھیوں سے مل کر دلیر ہو جاتے ہیں

......☆......

وہ بات بات پہ سوال کرتا ہے
مگر میرا بڑا خیال کرتا ہے

دُنیا میں کیا ہو رہا ہے
اُس بارے بڑا ملال کرتا ہے

خاموش طبیعت پائی ہے اُس نے
جب بات کرتا ہے بے مثال کرتا ہے

میں اُس سے دُور جانا چاہوں
تو اپنی محبت سے یرغمال کرتا ہے

مجھ سے بات کرتا ہے پیار سے
مگر ڈانٹنے میں کمال کرتا ہے

......☆......

رازِ محبت ہم کبھی لب پہ لایا نہیں کرتے
محبوب کی آرزو کو ٹھکرایا نہیں کرتے

دل اپنی من مانی کرنے کا عادی ہوتا ہے
کسی کے کہنے پہ اُسے سمجھایا نہیں کرتے

......☆......

یہ بات سچ ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے
میرے لئے محبت ایک طرح کی عبادت ہے

ہمیں دُنیا کی کوئی شے حسیں نہیں لگتی
صرف ایک بار تجھے دیکھنے کی حسرت ہے

تُو کیا جانے کتنا اداس ہے تیرا دوست اصغر
کیا ایک فون کال کرنے کی بھی نہ فرصت ہے

......☆......